قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل
لندن

مدیر ابو سعید

Online Edition

بدھ 04 مئی 2022ء | 03 شوال 1443 ہجری قمری | 04 ہجرت 1401 ہجری شمسی | جلد:4 | شمارہ:106

ارشاد باری تعالیٰ

اِنۡ تُقۡرِضُوا اللّٰہَ قَرۡضًا حَسَنًا یُّضٰعِفۡہُ لَکُمۡ وَ یَغۡفِرۡ لَکُمۡ ؕ وَ اللّٰہُ شَکُوۡرٌ حَلِیۡمٌ ﴿ۙ۱۸﴾

(التغابن: 18)

ترجمہ: اگر تم اللہ کو قرضۂ حسنہ دو گے (تو) وہ اُسے تمہارے لئے بڑھا دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بہت قدر شناس (اور) بردبار ہے۔

فرمانِ رسول ﷺ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ہر صبح دو فرشتے اترتے ہیں ان میں سے ایک کہتا ہے کہ اے اللہ! خرچ کرنے والے سخی کو اور دے اور اس کے نقش قدم پر چلنے والے اور پیدا کر۔ دوسرا کہتا ہے اے اللہ! روک رکھنے والے کنجوس کو ہلاک کر اور اس کا مال و متاع برباد کر دے۔

(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب قول اللہ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

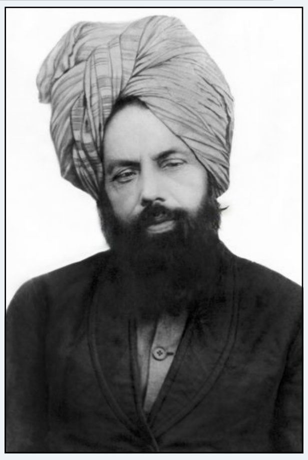

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’بیکار اور نکمی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی آدمی نیکی کرنے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ نیکی کا دروازہ تنگ ہے۔ پس یہ امر ذہن نشین کر لو کہ نکمی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی اس میں داخل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ نص صریح ہے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (آل عمران:93) جب تک عزیز سے عزیز اور پیاری سے پیاری چیزوں کو خرچ نہ کرو گے اس وقت تک محبوب اور عزیز ہونے کا درجہ نہیں مل سکتا۔ اگر تکلیف اٹھانا نہیں چاہتے اور حقیقی نیکی کو اختیار کرنا نہیں چاہتے تو کیونکر کامیاب اور بامراد ہو سکتے ہو۔ کیا صحابہ کرامؓ مفت میں اس درجہ تک پہنچ گئے جو ان کو حاصل ہوا۔ دنیاوی خطابوں کے حاصل کرنے کے لئے کس قدر اخراجات اور تکلیفیں برداشت کرنی پڑتی ہیں تب کہیں جا کر ایک معمولی خطاب جس سے دلی اطمینان اور سکینت حاصل نہیں ہو سکتی ملتا ہے۔ پھر خیال کرو کہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ کا خطاب جو دل کو تسلی اور قلب کو اطمینان اور مولیٰ کریم کی رضامندی کا نشان ہے کیا یونہی آسانی سے مل گیا؟

بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضامندی جو حقیقی خوشی کا موجب ہے حاصل نہیں ہو سکتی جب تک عارضی تکلیفیں برداشت نہ کی جاویں۔ خدا ٹھگا نہیں جا سکتا۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو رضائے الٰہی کے حصول کے لئے تکلیف کی پروا نہ کریں کیونکہ ابدی خوشی اور دائمی آرام کی روشنی اس عارضی تکلیف کے بعد مومن کو ملتی ہے‘‘

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 47 ایڈیشن 1988ء)

فرمان خلیفہ وقت

حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خسر تھے اور حضرت امّ ناصر کے والد تھے، ان کے بارے میں ایک دفعہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ قربانی میں اس قدر بڑھ چکے ہیں کہ اگر یہ کچھ نہ بھی دیں تب بھی ان کے قربانی کے وہ معیار جو پچھلے ہو چکے ہیں بہت اعلیٰ ہیں، وہ ہی کافی ہیں۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کسی مقصد کے لئے تحریک فرمائی تو انہوں نے (ڈاکٹر صاحب نے) اپنی تنخواہ جو اُس وقت ان کو ملی تھی فوری طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پوری کی پوری بھجوا دی۔ اُن کے قریب جو کوئی موجود تھے انہوں نے کہا کہ کچھ اپنے خرچ کرنے کے لئے بھی رکھ لیں، آپ کو بھی ضرورت ہو گی۔ انہوں نے کہا کہ آج خدا کے مسیح نے دین کی ضرورت کے لئے رقم کا مطالبہ کیا ہے۔ میری ضرورتیں دینی ضرورتوں سے بڑھ کر نہیں ہیں۔ اس لئے یہ ساری کی ساری رقم جو میرے پاس موجود ہے فوری طور پر بھجوا رہا ہوں۔ غرض کہ ایسے بہت سے واقعات ملتے ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں قربانی کے اعلیٰ معیار قائم کئے۔ ایک دفعہ کسی نے اعتراض کیا کہ حضرت خلیفہ اول کے بعد کوئی ایسا نہیں ہے جو اتنی قربانی کرنے والا ہو تو اس معترض کا جواب دیتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ’’آپ کہتے ہیں کہ صرف ایک حکیم مولوی نور الدین صاحب اس جماعت میں عملی رنگ رکھتے ہیں۔ دوسرے ایسے اور ایسے ہیں۔ مَیں نہیں جانتا کہ آپ اس افتراء کا خدا تعالیٰ کو کیا جواب دیں گے۔ مَیں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ کم از کم ایک لاکھ آدمی میری جماعت میں ایسے ہیں کہ سچے دل سے میرے پر ایمان لائے ہیں (حضرت

بقیہ صفحہ 10 پر

اس شمارہ میں

صبح مسرّت (منظوم)
احکام خداوندی
دُعاء ربوبیت اور عبودیت کا ایک کامل رشتہ ہے (مسیح موعودؑ)
تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جا سکتا ہے
کلمات فارسی از ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ
مالٹی زبان میں تبلیغی رسالہ کی اشاعت کے 50 سال
برفانی کھیلوں میں شرکت رُوچھاوُنی وادی استور
تعارف کتب۔ سفرنامہ حج (مصنفہ نبیلہ رفیق)
کتاب مبین اور کتاب مکنون

دربارِ خلافت

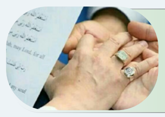

بچے والدین کے لئے رَبِّ ارۡحَمۡہُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیۡ صَغِیۡرًا کی دعا کیا کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

بعض دفعہ شکایات آجاتی ہیں، جاہل بچوں کے ماں باپ کی طرف سے نہیں، بلکہ پڑھے لکھے اور سلجھے ہوئے بچوں کے ماں باپ کی طرف سے کہ بچے ناخلف ہیں۔ نہ صرف یہ کہ حق ادا نہیں کرتے بلکہ ظلم کرتے ہیں۔بعض بہنیں اپنے بھائیوں کے متعلق لکھتی ہیں کہ ماں باپ پر ہاتھ اُٹھا لینے سے بھی نہیں چُوکتے۔ خاص طور پر ماں باپ سے بدتمیزی ہوتی ہے جب ایسے معاملات آئیں جہاں جائیداد کا معاملہ ہو۔ والدین کی زندگی میں بچوں کو جب ماں باپ کی جائیداد کی طرف توجہ پیدا ہو جائے تو اُس وقت یہ بدتمیزیاں بھی شروع ہوتی ہیں اور جب والدین اپنے بچوں کو جائیداد دے دیتے ہیں تو پھر اُن سے اور سختیاں شروع ہو جاتی ہیں اور وہی والدین جو جائیداد کے مالک ہوتے ہیں پھر بعض ایسے بچے بھی ہیں کہ اُن کو دینے کے بعد وہ والدین دَربدر ہو جاتے ہیں اور ایسی مثالیں ہمارے اندر بھی موجود ہیں۔ یہاں بھی، اس ملک میں بھی آزادی کے نام پر وہ بچے جو نوجوانی میں قدم رکھ رہے ہیں وہ بدتمیزی میں بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ کیونکہ یہاں عموماً یہ کہا جاتا ہے کہ بچے ایک عمر کو پہنچ کے آزاد ہیں۔تو یہ تعلیم جو ماں باپ کا احترام نہیں سکھاتی یا یہ آزادی جو یہاں بچوں کو ہے، جو حفظ مراتب کا خیال نہیں رکھتی، یا ماں باپ کی عزت قائم نہیں کرتی، یہ تعلیم اور ترقی نہیں ہے بلکہ یہ جہالت ہے۔ اسلام کی تعلیم یہ ہے جو خوبصورت تعلیم ہے کہ ماں باپ سے احسان کا سلوک کرو، اُن کی عزت کرو، اُن کو اُف تک نہ کہو۔ یہ ماں باپ کا احترام قائم کرتی ہے۔ ماں باپ کے احسانوں کا بدلہ احسان سے اتارنے کی تعلیم دیتا ہے۔ اور احسان کا مطلب یہ ہے کہ ایسا عمل کرو جو بہترین ہو، ورنہ ماں باپ کے احسان کا بدلہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اتار ہی نہیں سکتے۔ اس احسان کے بدلے کے لئے بچوں کو اللہ تعالیٰ نے کیا خوبصورت تعلیم دی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ والدین کیلئے یہ بھی دعا کرو۔ رَبِّ ارۡحَمۡہُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیۡ صَغِیۡرًا (بنی اسرائیل:25) کہ اے میرے رب! ان پر رحم فرما۔جس طرح یہ لوگ میرے بچپن میں مجھ پر رحم کرتے رہے ہیں۔ اور انہوں نے رحم کرتے ہوئے میری پرورش کی تھی۔ پس یہ اعلیٰ اخلاق ہیں جو اسلام ایک مسلمان کو اپنے والدین سے حسنِ سلوک کے بارے میں سکھاتا ہے۔ یہ وہ اعلیٰ معیار ہے جو ایک مسلمان کا اپنے والدین کے لئے ہونا چاہئے۔ یہ دعا صرف زندگی کی دعا نہیں ہے بلکہ والدین کی وفات کے بعد بھی اُن کے درجات کی بلندی کے لئے دعا ہوسکتی ہے۔یعنی ایک تو زندگی میں دعا ہے کہ جو ہماری طرف سے کمی رہ گئی ہے اُس کمی کو اس دعا کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ پورا فرمائے اور اپنے خاص رحم میں رکھے۔ دوسرے اس رحم کا سلسلہ اگلے جہان تک بھی جاری رہے اور اللہ تعالیٰ اُن کے درجات بلند فرماتا رہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ’’خدا نے یہ چاہا ہے کہ کسی دوسرے کی بندگی نہ کرو۔ اور والدین سے احسان کرو۔‘‘ اللہ تعالیٰ نے پہلے یہی فرمایا ناں کہ صرف اللہ کی عبادت کرو اور پھر اگلا حکم یہ کہ والدین سے احسان کرو۔ فرمایا کہ ’’حقیقت میں کیسی ربوبیت ہے کہ انسان بچہ ہوتا ہے اور کسی قسم کی طاقت نہیں رکھتا۔ اس حالت میں ماں کیا کیا خدمات کرتی ہے اور والد اس حالت میں ماں کی مہمّات کا کس طرح متکفّل ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ناتواں مخلوق کی خبر گیری کے لئے دو محل پیدا کر دیئے ہیں اور اپنی محبت کے انوار سے ایک پَرتو محبت کا اُن میں ڈال دیا۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ ماں باپ کی محبت عارضی ہے اور خدا تعالیٰ کی محبت حقیقی ہے۔‘‘ یہاں بہر حال ایک فرق ہے۔ ’’اور جب تک قلوب میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا القاء نہ ہو تو کوئی فردِ بشر خواہ وہ دوست ہو یا کوئی برابر کے درجہ کا ہو، یا کوئی حاکم ہو، کسی سے محبت نہیں کرسکتا۔ اور یہ خدا کی کمال ربوبیّت کا راز ہے کہ ماں باپ بچوں سے ایسی محبت کرتے ہیں کہ اُن کے تکفّل میں ہر قسم کے دُکھ شرح صدر سے اُٹھاتے ہیں یہاں تک کہ اُن کی زندگی کے لئے مرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔‘‘

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 315 ایڈیشن 2003ء)

پھر آپ نے فرمایا:۔ ’’ فَلَا تَقُلۡ لَّہُمَاۤ اُفٍّ وَّلَا تَنۡہَرۡہُمَا وَقُلۡ لَّہُمَا قَوۡلًا کَرِیۡمًا (بنی اسرائیل:24) یعنی اپنے والدین کو بیزاری کا کلمہ مت کہو اور ایسی باتیں اُن سے نہ کر جن میں اُن کی بزرگواری کا لحاظ نہ ہو۔ اس آیت کے مخاطب تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں لیکن دراصل مرجع کلام اُمّت کی طرف ہے۔‘‘ (یعنی گو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کیا گیا ہے لیکن اصل میں اُمّت مخاطب ہے۔) ’’کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد اور والدہ آپ کی خوردسالی میں ہی فوت ہو چکے تھے۔ اور اس حکم میں ایک راز بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ اس آیت سے ایک عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا گیا ہے کہ تُو اپنے والدین کی عزت کر اور ہر ایک بول چال میں اُن کے بزرگانہ مرتبہ کا لحاظ رکھ تو پھر دوسروں کو اپنے والدین کی کس قدر تعظیم کرنی چاہیئے۔ اور اسی کی طرف یہ دوسری آیت اشارہ کرتی ہے۔ وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّاۤ اِیَّاہُ وَبِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا (بنی اسرائیل: 24) یعنی تیرے ربّ نے چاہا ہے کہ تُو فقط اُسی کی بندگی کر اور والدین سے احسان کر۔ اس آیت میں بت پرستوں کو جو بت کی پوجا کرتے ہیں، سمجھایا گیا ہے کہ بُت کچھ چیز نہیں ہیں اور بتوں کا تم پر کچھ احسان نہیں ہے۔ اُنہوں نے تمہیں پیدا نہیں کیا اور تمہاری خوردسالی میں وہ تمہارے متکفّل نہیں تھے۔ اور اگر خدا جائز رکھتا کہ اُس کے ساتھ کسی اَور کی بھی پرستش کی جائے تو یہ حکم دیتا کہ تم والدین کی بھی پرستش کرو کیونکہ وہ بھی مجازی ربّ ہیں۔ اور ہر ایک شخص طبعاً یہاں تک کہ درند چرند بھی اپنی اولاد کو اُن کی خوردسالی میں‘‘ یعنی چھوٹے ہوتے ’’ضائع ہونے سے بچاتے ہیں۔ پس خدا کی ربوبیت کے بعد اُن کی بھی ایک ربوبیت ہے اور وہ جوش ربوبیت کا بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔‘‘

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 213-214)

یعنی وہ جو پالنے کا جوش ہے، بچوں کی طرف نگہداشت کا جوش ہے، بچوں سے محبت اور پیار ہے، وہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے رکھ دیا گیا ہے۔ پس یہ وہ مقام ہے جو والدین کا ہے جسے ہمیشہ ہمیں اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔

(خطبہ جمعہ 26/ جولائی 2013ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

صبح مسرّت

حضرت مصلح موعودؓ کے سفر یورپ سے واپسی کے موقع پر

آج ہر ذرہ سر طُور نظر آتا ہے
جس طرف دیکھو وہی نور نظر آتا ہے

ہم نے ہر فضل کے پردے میں اسی کو پایا
وہی جلوہ ہمیں مستور نظر آتا ہے

کس کے محبوب کی آمد ہے کہ ہر خورد و کلاں
نشہء عشق میں مخمور نظر آتا ہے

شکر کرنے کی بھی طاقت نہیں پاتا جس دم
کیا ہی نادم دلِ مجبور نظر آتا ہے

للہ الحمد شنیدیم کہ آں می آید
سوئے گلشن چہ عجب سرو رواں می آید

آج ہر ایک ہے مشتاق لقائے شہ دیں
گھر میں بیٹھا کوئی رہ جائے یہ ممکن ہی نہیں

ایک پر ایک گرا پڑتا ہے اللہ رے شوق
خوف ہے اوروں سے پیچھے نہ میں رہ جاؤں کہیں

سر اٹھانے کی نہ بستر سے جو ہمت پائے
کیا کرے آہ! وہ مجبور وہ زار و غمگیں☆

رکھ تسلی دلِ بیمار! ابھی آتے ہیں
دردِ مزمن کی دوا باعث راح و تسکیں

مرہمِ زخمِ دل مادرِ مہجور و حزیں
زینتِ پہلوئے ما جانِ جہاں می آید

گلشنِ حضرت احمد میں چلی باد بہار
ابر رحمت سے برسنے لگے پیہم انوار

بچے ہنستے ہیں خوشی سے تو بڑے ہیں دلشاد
جذبۂ شوق کے ظاہر ہیں جبیں پر آثار

تازگی آ گئی چہروں پہ کھلے جاتے ہیں
دل کی حالت کا زباں کر نہیں سکتی اظہار

مژدۂ وصل لئے صبحِ مسرت آئی
فضلِ مولا سے ہوئی دور اداسی یک بار

نور می بارد و شاداں در و سقف و دیوار
اے خوشا وقت! مکیں سوئے مکاں می آید

☆ مراد امۃ الحی بیگم مرحومہ جو علیل تھیں۔ ’’مبارکہ‘‘

الفضل 25/ نومبر 1924ء

صبیحہ محمود۔ جرمنی

احکام خداوندی

قسط نمبر 35

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے بند کرتا ہے۔‘‘

(کشتی نوح)

ذوی القربیٰ (حصہ 3)

یتیموں کے حق میں انصاف سے کھڑے ہونا

وَاَنۡ تَقُوۡمُوۡا لِلۡيَتٰمٰى بِالۡقِسۡطِ

(النساء:128)

اور (تاکید کرتا ہے) کہ تم یتیموں کے حق میں انصاف کے ساتھ مضبوطی سے کھڑے ہو جاؤ۔

یتیم بچیوں سے انصاف نہ کر سکنے کی صورت میں شادی نہ کرنا

وَاِنۡ خِفۡتُمۡ اَلَّا تُقۡسِطُوۡا فِى الۡيَتٰمٰى فَانۡكِحُوۡا مَا طَابَ لَـكُمۡ مِّنَ النِّسَآءِ مَثۡنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ‌ ۚ فَاِنۡ خِفۡتُمۡ اَلَّا تَعۡدِلُوۡا فَوَاحِدَةً اَوۡ مَا مَلَـكَتۡ اَيۡمَانُكُمۡ‌ ؕ ذٰ لِكَ اَدۡنٰٓى اَلَّا تَعُوۡلُوۡا ﴿۴﴾

(النساء:4)

اور اگر تم ڈرو کہ تم یتامیٰ کے بارے میں انصاف نہیں کر سکو گے تو عورتوں میں سے جو تمہیں پسند آئیں ان سے نکاح کرو۔ دو دو اور تین تین اور چار چار۔ لیکن اگر تمہیں خوف ہو کہ تم انصاف نہیں کر سکو گے تو پھر صرف ایک (کافی ہے) یا وہ جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے۔ یہ (طریق) قریب تر ہے کہ تم ناانصافی سے بچو۔

وَيَسۡتَفۡتُوۡنَكَ فِى النِّسَآءِ‌ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفۡتِيۡكُمۡ فِيۡهِنَّ ۙ وَمَا يُتۡلٰى عَلَيۡكُمۡ فِى الۡـكِتٰبِ فِىۡ يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِىۡ لَا تُؤۡتُوۡنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرۡغَبُوۡنَ اَنۡ تَـنۡكِحُوۡهُنَّ وَالۡمُسۡتَضۡعَفِيۡنَ مِنَ الۡوِلۡدَانِ

(النساء:128)

اور وہ تجھ سے عورتوں کے بارہ میں فتویٰ پوچھتے ہیں۔ تُو کہہ دے کہ اللہ تمہیں ان کے متعلق فتویٰ دیتا ہے اور (متوجہ کرتا ہے اس طرف) جو تم پر کتاب میں اُن یتیم عورتوں کے متعلق پڑھا جا چکا ہے جن کو تم وہ نہیں دیتے جو اُن کے حق میں فرض کیا گیا حالانکہ تم خواہش رکھتے ہو کہ اُن سے نکاح کرو۔ اسی طرح بچوں میں سے (بے سہارا) کمزوروں کے متعلق (اللہ فتویٰ دیتا ہے)۔

یتیموں کے اموال کی حفاظت اور اس کے استعمال کے اصول

وَاٰتُوا الۡيَتٰمٰۤى اَمۡوَالَهُمۡ‌ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الۡخَبِيۡثَ بِالطَّيِّبِ‌ ۖ وَلَا تَاۡكُلُوۡۤا اَمۡوَالَهُمۡ اِلٰٓى اَمۡوَالِكُمۡ‌ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حُوۡبًا كَبِيۡرًا ﴿۳﴾

(النساء:3)

اور یتامیٰ کو اُن کے اموال دو اور خبیث چیزیں پاک چیزوں کے تبادلہ میں نہ لیا کرو اور ان کے اموال اپنے اموال سے ملا کر نہ کھا جایا کرو۔ یقیناً یہ بہت بڑا گناہ ہے۔

وَابۡتَلُوا الۡيَتٰمٰى حَتّٰۤى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنۡ اٰنَسۡتُمۡ مِّنۡهُمۡ رُشۡدًا فَادۡفَعُوۡۤا اِلَيۡهِمۡ اَمۡوَالَهُمۡ‌ ۚ وَلَا تَاۡكُلُوۡهَاۤ اِسۡرَافًا وَّبِدَارًا اَنۡ يَّكۡبَرُوۡا‌ ؕ وَمَنۡ كَانَ غَنِيًّا فَلۡيَسۡتَعۡفِفۡ‌ ۚ وَمَنۡ كَانَ فَقِيۡرًا فَلۡيَاۡكُلۡ بِالۡمَعۡرُوۡفِ‌ ؕ فَاِذَا دَفَعۡتُمۡ اِلَيۡهِمۡ اَمۡوَالَهُمۡ فَاَشۡهِدُوۡا عَلَيۡهِمۡ‌ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيۡبًا ﴿۷﴾

(النساء:7)

اور یتیموں کو آزماتے رہو یہاں تک کہ وہ نکاح (کی عمر) کو پہنچ جائیں۔ پس اگر تم ان میں عقل (کے آثار) محسوس کرو تو ان کے اموال ان کو واپس کر دو۔ اور اس ڈر سے اِسراف اور تیزی کے ساتھ اُن کو نہ کھاؤ کہ کہیں وہ بڑے نہ ہو جائیں۔ اور جو امیر ہو تو چاہئے کہ وہ (ان کا مال کھانے سے) کلیۃً احتراز کرے۔ ہاں جو غریب ہو تو وہ مناسب طریق پر کھائے۔ پھر جب تم ان کی طرف اُن کے اموال لوٹاؤ تو اُن پر گواہ ٹھہرا لیا کرو۔ اور اللہ حساب لینے کے لئے کافی ہے۔

(نوٹ: اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یتیموں کے اموال کی حفاظت اور اس کے استعمال کے درج ذیل اصول وضع کئے ہیں۔)

1. جب وہ بلوغت کی عمر کو پہنچ جائیں تو اُن کے اموال ان کو واپس کر دو۔
2. اُن کے جوان ہو جانے کے خوف سے اُن کے مالوں کو ناجائز طور پر اور جلدی جلدی نہ کھاؤ۔
3. امیر لوگ اُن کے اموال کھانے سے کلیۃً احتراز کریں۔
4. لیکن جو غریب ہو وہ مناسب طریق پر کھائے۔
5. پھر جب اُن کی طرف اُن کے اموال لوٹاؤ تو اُن پر گواہ ٹھہرا لیا کرو۔

بے عقلوں ناسمجھوں کے سپرد اپنے اموال نہ کرو بلکہ انہیں کھلاؤ پلاؤ

وَلَا تُؤۡتُوا السُّفَهَآءَ اَمۡوَالَـكُمُ الَّتِىۡ جَعَلَ اللّٰهُ لَـكُمۡ قِيٰمًا وَّارۡزُقُوۡهُمۡ فِيۡهَا وَاكۡسُوۡهُمۡ وَقُوۡلُوۡا لَهُمۡ قَوۡلًا مَّعۡرُوۡفًا ﴿۶﴾

(النساء:6)

اور بے عقلوں کے سپرد اپنے وہ اموال نہ کیا کرو جن کو اللہ نے تمہارے لئے (اقتصادی) قیام کا ذریعہ بنایا ہے۔ اور انہیں ان (اموال) میں سے کھلاؤ اور انہیں پہناؤ۔ اور ان سے اچھی بات کہا کرو۔

(نوٹ: اس آیت میں درج ذیل تین احکام ملتے ہیں)

1. بے عقلوں اور ناسمجھوں کو اپنے مال نہ دو جن اموال کو اللہ نے تمہارے لئے سہارا بنایا ہے۔
2. ان اموال سے ان کو ضرور کھلاؤ اور پلاؤ۔
3. اور انہیں اچھی بات کہا کرو۔

سوال کرنے والوں کو مت دھتکار

وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنۡهَرۡ ﴿۱۱﴾

(الضحیٰ:11)

اور جہاں تک سوالی کا تعلق ہے تو اُسے مت جھڑک۔

پیچھے پڑ کر مانگنے کو اچھا نہیں سمجھا گیا ایسے لوگوں کی امداد

لِلۡفُقَرَآءِ الَّذِيۡنَ اُحۡصِرُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ لَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ ضَرۡبًا فِى الۡاَرۡضِ يَحۡسَبُهُمُ الۡجَاهِلُ اَغۡنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ‌ۚ تَعۡرِفُهُمۡ بِسِيۡمٰهُمۡ‌ۚ لَا يَسۡـئَلُوۡنَ النَّاسَ اِلۡحَـافًا ‌ؕ وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ خَيۡرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيۡمٌ ﴿۲۷۴﴾

(البقرہ:274)

(یہ خرچ) ان ضرورت مندوں کی خاطر ہے جو خدا کی راہ میں محصور کر دیئے گئے (اور) وہ زمین میں چلنے پھرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ ایک لاعلم (ان کے) سوال سے بچنے (کی عادت) کی وجہ سے انہیں متموّل سمجھتا ہے۔ (لیکن) تُو ان کے آثار سے ان کو پہچانتا ہے۔ وہ پیچھے پڑ کر لوگوں سے نہیں مانگتے۔ اور جو کچھ بھی تم مال میں سے خرچ کرو تو اللہ اس کو خوب جانتا ہے۔

غلامی کو مٹانے کی ہدایت

وَمَاۤ اَدۡرٰٮكَ مَا الۡعَقَبَةُ ﴿۱۳﴾ فَكُّ رَقَبَةٍ ﴿۱۴﴾

(البلد:13-14)

اور تجھے کیا سمجھائے کہ عقبہ کیا ہے؟ گردن کا آزاد کرنا۔

غلاموں سے مکاتبت

وَالَّذِيۡنَ يَبۡتَغُوۡنَ الۡكِتٰبَ مِمَّا مَلَـكَتۡ اَيۡمَانُكُمۡ فَكَاتِبُوۡهُمۡ اِنۡ عَلِمۡتُمۡ فِيۡهِمۡ خَيۡرًا‌ ‌ۖ وَّاٰتُوۡهُمۡ مِّنۡ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِىۡۤ اٰتٰٮكُمۡ‌

(النور:34)

اور تمہارے جو غلام تمہیں معاوضہ دے کر اپنی آزادی کا تحریری معاہدہ کرنا چاہیں اگر تم ان کے اندر صلاحیت پاؤ تو اُن کو تحریری معاہدہ کے ساتھ آزاد کر دو۔ اور وہ مال جو اللہ نے تمہیں عطا کیا ہے اس میں سے کچھ اُن کو بھی دو۔

(700 احکام خداوندی از حنیف احمد محمود صفحہ 295-298)

حسنیٰ مقبول احمد۔امریکہ

دُعا، ربوبیت اور عبودیت کا ایک کامل رشتہ ہے (مسیح موعودؑ)

قسط 26

اسم اعظم

اسم اعظم رَبِّ کُلُّ شَیۡءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحۡفَظۡنِیۡ وَانۡصُرۡنِیۡ وَارۡحَمۡنِیۡ کی تکرار نماز کے رکوع سجود وغیرہ میں اور دوسرے وقتوں میں کریں۔ یہ خدا نے اسم اعظم بتلا یا ہے۔

(ملفوظات جلد 6صفحہ 135)

آنحضورؐ کی عربی دعائیں عربی میں پڑھنی چاہئیں

ہم ہرگز فتویٰ نہیں دیتے کہ قرآن کا صرف ترجمہ پڑھا جاوے۔ اس سے قرآن کا اعجاز باطل ہوتا ہے جو شخص یہ کہتا ہے وہ چاہتا ہے کہ قرآن دنیا میں نہ رہے بلکہ ہم تو یہ بھی کہتے ہیں کہ جو دعائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگی ہیں وہ بھی عربی میں پڑھی جاویں۔ دوسرے جو اپنی حاجات وغیرہ ہیں ماثورہ دعا کے علاوہ صرف اپنی زبان میں مانگی جاویں۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 368 ایڈیشن 1984ء)

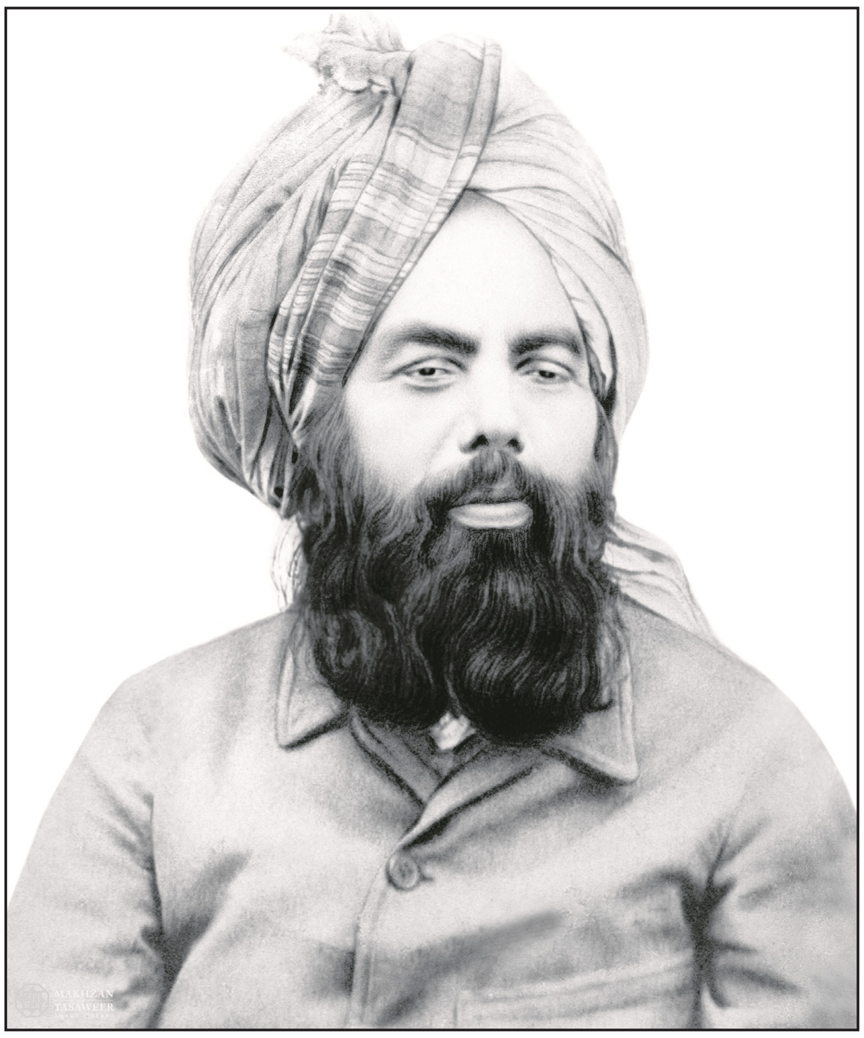

تدبیر اور دعا کا اتحاد اسلام ہے

گناہ اور غفلت سے پرہیز کے لئے اس قدر تدبیر کی ضرورت ہے جو حق ہے تدبیر کا اور اس قدر دعا کرے جو حق ہے دعا کا۔ جب تک یہ دونوں اس درجہ پر نہ ہوں اس قت تک انسان تقویٰ کا درجہ حاصل نہیں کرتا اور پورا متقی نہیں بنتا۔ اگر صرف دعا کرتا ہے اور خود کوئی تدبیر نہیں کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کا امتحان کرتا ہے۔ یہ سخت گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا امتحان نہیں کرنا چاہیئے۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک زمیندار اپنی زمین میں تردد تو نہیں کرتا اور بدوں کاشت کے دعا کرتا ہے کہ اس میں غلہ پیدا ہوجائے وہ حقِ تدبیر کو چھوڑتا ہے اور خدا تعالیٰ کا امتحان کرتا ہے وہ کبھی کامیاب نہیں ہوسکتا۔ اور اسی طرح پر جو شخص صرف تدبیر کرتا ہے اور اسی پر بھروسہ کرتا اور خدا تعالیٰ سے دعا نہیں مانگتا وہ ملحد ہے۔

تدبیر اور دعا کا اتحاد اسلام ہے۔ جیسے پہلا آدمی جو صرف دعا کرتا ہے اور تدبیر نہیں کرتا وہ خطا کار ہے۔ اسی طرح پر یہ دوسرا جو تدبیر ہی کو کافی سمجھتا ہے وہ ملحد ہے۔ مگر تدبیر اور دعا دونو باہم ملا دینا اسلام ہے۔ اسی واسطے میں نے کہا ہے کہ گناہ اور غفلت سے بچنے کے لئے اس قدر تدبیر کرے جو تدبیر کا حق ہے اور اس قدر دعا کرے جو دعا کا حق ہے۔ اسی واسطے قرآن شریف کی پہلی ہی سورۃ فاتحہ میں ان دونو باتوں کو مدنظر رکھ کر فرمایا کہ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ (الفاتحہ:5) اِیَّاکَ نَعۡبُدُ اسی اصل تدبیر کو بتاتا ہے اور مقدم اس کو کیا ہے کہ پہلے انسان رعایت اسباب اور تدبیر کا حق ادا کرے مگر اس کے ساتھ ہی دعا کے پہلو کو چھوڑ نہ دے بلکہ تدبیر کے ساتھ ہی اس کو مدنظر رکھے۔مومن جب اِیَّاکَ نَعۡبُدُ کہتا ہے کہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں تو معاً اس کے دل میں گزرتا ہے کہ میں کیا چیز ہوں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کروں جب تک اس کا فضل اور کرم نہ ہو۔ اس لئے وہ معاً کہتا ہے اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ مدد بھی تجھ ہی سے چاہتے ہیں۔ یہ اک نازک مسئلہ ہے جس کو بجز اسلام کے اور کسی مذہب نے نہیں سمجھا۔ اسلام ہی نے اس کو سمجھا ہے۔ عیسائی مذہب کا تو ایسا حال ہے کہ اس نے ایک عاجز انسان کے خون پر بھروسہ کرلیا اور انسان کو خدا بنا رکھا ہے۔ ان میں دعا کے لئے وہ جوش اور اضطراب ہی کب پیدا ہوسکتا ہے جو دعا کے ضروری اجزاء ہیں وہ تو ان شاء اللہ کہنا بھی گناہ سمجھتے ہیں لیکن مومن کی روح ایک لحظہ کے لئے بھی گوارا نہیں کرتی کہ وہ کوئی بات کرے اور ان شاء اللہ ساتھ نہ کہے۔ پس اسلام کے لئے یہ ضروری امر ہے کہ اس میں داخل ہونے والا اس اصل کو مضبوط پکڑ لے۔ تدبیر بھی کرے اور مشکلات کے لئے دعا بھی کرے اور کراوے۔ اگر ان دونوں پلڑوں میں سے کوئی ایک ہلکا ہے تو کام نہیں چلتا ہے اس لئے ہر ایک مومن کیواسطے ضروری ہے کہ اس پر عمل کرے مگر اس زمانہ میں مَیں دیکھتا ہوں کہ لوگوں کی یہ حالت ہو رہی ہے کہ وہ تدبیریں تو کرتے ہیں مگر دعا سے غفلت کی جاتی ہے بلکہ اسباب پرستی اس قدر بڑھ گئی ہے کہ تدابیر دنیا ہی کو خدا بنالیا گیا ہے اور دعا پر ہنسی کی جاتی ہے اور اس کو ایک فضول شے قرار دیا جاتا ہے۔ یہ سارا اثر یورپ کی تقلید سے ہوا ہے۔ یہ خطرناک زہر ہے۔ جو دنیا میں پھیل رہا ہے مگر خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس زہر کو دور کرے چنانچہ یہ سلسلہ اس نے اسی غرض کے لئے قائم کیا ہے تا دنیا کو خدا تعالیٰ کی معرفت ہو۔ اور دعا کی حقیقت اور اس کے اثر سے اطلاع ملے۔

بعض لوگ اس قسم کے بھی ہیں جو بظاہر دعا بھی کرتے ہیں مگر اس کے فیوض اور ثمرات سے بے بہرہ رہتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ آداب الدعا سے ناواقف ہوتے ہیں اور دعا کے اثر اور نتیجہ کے لئے بہت جلدی کرتے ہیں اور آخر تھک کر رہ جاتے ہیں حالانکہ یہ طریق ٹھیک نہیں ہے۔ پس کچھ تو پہلے ہی زمانہ کے اثر اور رنگ سے اسباب پرستی ہوگئی ہے اور دعا سے غفلت عام ہوگئی۔ خدا تعالیٰ پر ایمان نہیں رہا۔ نیکیوں کی ضرورت نہیں سمجھی جاتی اور کچھ ناواقفی اور جہالت نے تباہی کر رکھی ہے کہ حق کو چھوڑ کر صراطِ مستقیم کو چھوڑ کر اور اور طریقے اور راہ ایجاد کر لئے ہیں۔ جس کی وجہ سے لوگ بھٹکتے پھر رہے ہیں اور کامیاب نہیں ہوتے۔

سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ جس سے دعا کرتا ہے اس پر کامل ایمان ہو۔ اس کو موجود۔ سمیع۔ بصیر۔ خبیر۔ علیم۔ متصرف۔ قادر سمجھے اور اس کی ہستی پر ایمان رکھے کہ وہ دعاؤں کو سنتا ہے اور قبول کرتا ہے۔ مگر کیا کروں کس کو سناؤں اب اسلام میں مشکلات ہی اور آپڑی ہیں کہ جو محبت خدا تعالیٰ سے کرنی چاہیئے وہ دوسروں سے کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کا رتبہ انسانوں اور مُردوں کو دیتے ہیں۔ حاجت روا اور مشکل کشا صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پاک تھی۔ مگر اب جس قبر کو دیکھو وہ حاجت روا ٹھہرائی گئی ہے۔ میں اس حالت کو دیکھتا ہوں تو دل میں درد اٹھتا ہے مگر کیا کہیں کس کو جا کر سنائیں۔

دیکھو قبر پر اگر ایک شخص بیس برس بھی بیٹھا ہوا پکارتا ہے تو اس قبر سے کوئی آواز نہیں آئے گی مگر مسلمان ہیں کہ قبروں پر جاتے اور ان سے مرادیں مانگتے ہیں۔ میں کہتا ہوں وہ قبر خواہ کسی کی بھی ہو اس سے کوئی مراد بَر نہیں آسکتی۔ حاجت روا اور مشکل کشا تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے اور کوئی اس صفت کا موصوف نہیں۔ قبر سے کسی آواز کی امید مت رکھو۔ بر خلاف اس کے اگر اللہ تعالیٰ کو اخلاص اور ایمان کے ساتھ دن میں دس مرتبہ بھی پکارو تو میں یقین رکھتا ہوں اور میرا اپنا تجربہ ہے کہ وہ دس دفعہ ہی آواز سنتا اور دس دفعہ ہی جواب دیتا ہے لیکن یہ شرط ہے کہ پکارے اس طرح پر جو پکارنے کا حق ہے۔

ہم سب ابرار، اخیار امت کی عزت کرتے ہیں اور ان سے محبت رکھتے ہیں لیکن ان کی محبت اور عزت کا یہ تقاضا نہیں ہے کہ ہم ان کو خدا بنالیں اور وہ صفات جو خدا تعالیٰ میں ہیں ان میں یقین کرلیں۔ میں بڑے دعویٰ سے کہتا ہوں کہ وہ ہماری آواز نہیں سنتے اور اس کا جواب نہیں دیتے۔ دیکھو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ ایک گھنٹہ میں 72 آدمی آپ کے شہید ہوگئے۔ اس وقت آپ سخت نرغہ میں تھے۔ اب طبعًا ہر ایک شخص کا کانشنس گواہی دیتا ہے کہ وہ اس وقت جبکہ ہر طرف سے دشمنوں میں گھرے ہوئے تھے اپنے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہوں گے کہ اس مشکل سے نجات مل جاوے لیکن وہ دعا اس وقت منشاء الٰہی کے خلاف تھی اور قضاء و قدر اس کے مخالف تھے اس لئے وہ ایسی جگہ شہید ہوگئے۔ اگر ان کے قبضہ و اختیار میں کوئی بات ہوتی تو انہوں نے کونسا دقیقہ اپنے بچاؤ کے لئے اٹھار کھا تھا مگر کچھ بھی کارگر نہ ہوا۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ قضا و قدر کا سارا معاملہ اور تصرف تام اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے جو اس قدر ذخیرہ قدرت کا رکھتا ہے اور حیّ و قیوم ہے۔ اس کو چھوڑ کر جو مُردوں اور عاجز بندوں کی قبروں پر جا کر ان سے مرادیں مانگتا ہے اس سے بڑھ کر بے نصیب کون ہوسکتا ہے؟

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 268-271)

مولانا سید شمشاد احمد ناصر۔ امریکہ

تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے

ذاتی تجربات کی روشنی میں

قسط 43

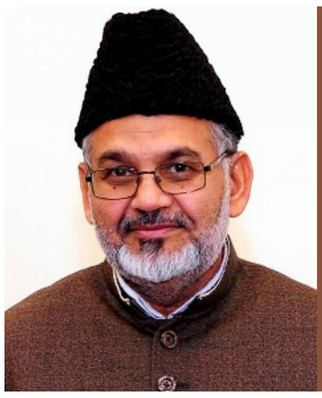

انڈیا پوسٹ نے اپنی اشاعت 21 مئی 2010ء صفحہ 22 پر ہماری مذکورہ بالا خبر کو تفصیل کے ساتھ شائع کیا ہے جس میں ریڈیو پروگرام کے بارے میں ہے۔

دی پریس انٹر پرائز نے اپنی اشاعت 22 مئی 2010ء صفحہ E5 پر ایک بڑی تصویر کے ساتھ ہماری یہ خبر شائع کی ہے کہ ’’انٹر فیتھ گروپ چینو کی مسجد کا وزٹ کرتا ہے‘‘۔ انٹر فیتھ گروپ کے وزٹ کی اس خبر کی تفصیل پہلے آچکی ہے۔تصویر میں مکرم جلال الدین احمد صاحب صدر جماعت لاس اینجلس ویسٹ اور خاکسار ہیڈ ٹیبل پر بیٹھے ہیں۔تصویر کے نیچے لکھا ہے کہ امام شمشاد اسلام و احمدیت کے بارے میں مہمان خواتین گروپ کو بتا رہے ہیں اور ان کے سوالوں کے جواب دے رہے ہیں۔

الاخبار نے اپنی اشاعت 22 مئی 2010ء صفحہ 9 پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر کے ساتھ اس عنوان سے لکھا ہے:

’’الامام مرزا غلام احمد کی قرآن مجید سے محبت‘‘

اس مضمون میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی مختلف کتب سے عربی میں آپ کی قرآن کریم کی محبت، قرآن کریم کی عظمت، فصاحت و بلاغت کے بارے 4 اقتباسات درج کئے گئے ہیں۔ نیز ایک عربی نظم کے چند اشعار بھی درج ہیں جن میں قرآن کریم کی عظمت کا بیان ہے۔

ویسٹ سائڈ سٹوری نیوز پیپر نے اپنی اشاعت 27 مئی 2010ء صفحہ 2 پر ہماری ¼ صفحہ کا اشتہار شائع کیا ہے۔ اس اشتہار میں درج ذیل باتیں لکھی گئی تھیں۔

اسلام کے بنیادی عقائد کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔
کلمہ توحید کا ترجمہ۔ خدا ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔
خدا کے تمام نبیوں اور کتابوں کا احترام کریں۔
انسان فطرتی طور پر نیک پیدا ہوا ہے
مسلمان صرف خدا کے آگے جھکتے اور سجدہ کرتے ہیں۔
اسلام میں رنگ نسل کا کوئی امتیاز نہیں ہے
محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں۔

اور اشتہار کے نیچے مسجد بیت الحمید کی تصویر، ایڈریس فون نمبر درج ہیں۔

نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 21 تا 27 مئی 2010ء پر خاکسار کا مضمون بعنوان ’’صیام رمضان۔ اسلام کا ایک اہم رکن‘‘ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس مضمون میں خاکسار نے تفصیل کے ساتھ روزوں کے بارے میں، روزوں کی فلاسفی، غرض و غایت، روزہ اور تقویٰ کے بارے میں، احادیث میں روزہ کی فضیلت، نیز سحری کھانے کا طریق و آداب بیان کئے گئے ہیں۔

ویسٹ سائڈ سٹوری نیوز پیپر نے اپنی اشاعت 27 مئی 2010ء صفحہ 4 پر ایک رنگین تصویر کے ساتھ یہ خبر شائع کی ہے کہ ’’ساؤتھ کیلی فورنیا کی انٹر فیتھ گروپ کمیٹی نے مسجد بیت الحمید کا وزٹ کیا‘‘۔تصویر میں مہمان خواتین مسجد بیت الحمید میں تقریب کے بعد کھانا لے رہی ہیں۔

خبر میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے ایڈریس اور ویب سائٹ بھی لکھی ہوئی ہے۔

انڈیا ویسٹ نے اپنی اشاعت 28 مئی 2010ء میں ایک تصویر کے ساتھ ہماری خبر شائع کی ہے۔ یہ خبر سٹاف رائٹر کے حوالہ سے ہے کہ ’’چینو کی مسجد میں انٹر فیتھ میٹنگ‘‘ اس خبر کی تفصیل پہلے دیگر اخبارات کے حوالہ سے آچکی ہے۔تصویر میں مہمان خواتین دکھائی گئی ہیں اور خاکسار تقریر کر رہا ہے۔بعض مہمان خواتین تصویر میں کرسیوں کی بجائے مسجد کے کارپٹ پر بیٹھی ہیں۔

انڈیا پوسٹ نے اپنی اشاعت 28 مئی 2010ء صفحہ 44 پر بڑی تفصیل کے ساتھ دو تصاویر کے ساتھ ہماری مندرجہ بالا خبر شائع کی ہے جو مسجد بیت الحمید میں 130 مہمان خواتین کے وزٹ کی ہے۔ ایک تصویر میں مہمان خواتین کرسیوں پر بیٹھی ہیں دوسری میں خاکسار تقریر کر رہا ہے۔

نوٹ: سال 2010ء میں ایک نہایت تکلیف دہ سانحہ جماعت احمدیہ کے خلاف ہوا اور وہ یہ کہ لاہور کی 2 احمدی مساجد پر حملے ہوئے جس کے نتیجہ میں 90 سے زائد احمدی شہید ہوئے اور سوا سو سے زائد زخمی ہوئے یہ بڑا ہی دلخراش سانحہ تھا۔ یہاں امریکہ کے متعدد اخبارات نے اس کی کوریج کی اور ہمارے انٹرویوز شائع ہوئے۔ اب ان اخبارات سے ان خبروں کا خلاصہ لکھتا ہوں جو امریکہ میں شائع ہوئے ہیں۔

ڈیلی بلٹن نے اپنی اشاعت 29 مئی 2010ء کو ورلڈ نیوز صفحہ پر یہ خبر دی

About 80 Killed in Mosque's Attack

مسجد پر حملہ۔قریباً 80 لوگ مارے گئے۔

لاہور پاکستان۔ واقعہ پر موجود عینی شاہدین کا کہنا ہے کہ اسلامی دہشت گردوں نے پاکستان کی اقلیتی فرقہ کی دو مساجد پر بم کے ساتھ حملہ کیا جس میں 80 لوگ موقع پر ہی ہلاک ہو گئے اور درجنوں زخمی ہوئے۔ یہ جماعت احمدیہ کے خلاف ہونے والے حملوں میں بدترین حملہ تھا۔حکومتی ترجمان نے کہا ہے کہ 3 دہشت گردوں نے خودکش بموں سے حملہ کیا تھا۔ دو حملہ آوروں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ یہ حملہ اس وقت ہوا جب احمدی اپنی مساجد میں جمعہ کی نماز کے لئے اکٹھے تھے۔

بی بی سی اردو کی خبر وقت اشاعت 29 مئی 2010 شہ سرخی یہ ہے:

لاہور حملے۔ اقوام متحدہ کی شدید مذمت

جمعہ کو لاہور میں احمدیوں کی عبادت گاہوں پر دہشت گردانہ حملوں کے خلاف اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل بانکی مون سمیت انسانی حقوق کے ماہرین نے شدید ردعمل کا اظہار کیا ہے ان حملوں میں ہلاک اور زخمی ہونے والوں کے عزیز و اقارب کی ایک بڑی تعداد امریکہ میں بستی ہے اور ان میں شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے۔

نیویارک سے ہمارے نامہ نگار حسن مجتبیٰ کا کہنا ہے کہ جمعہ کی دوپہر نیویارک میں اقوام متحدہ کے صدر دفتر سے سیکرٹری جنرل بانکی مون کے حوالہ سے جاری ہونے والے بیان میں لاہور میں احمدی اقلیت سے تعلق رکھنے والوں کی عبادت گاہوں پر حملوں کے واقعات کی شدید مذمت کی ہے......انہوں نے لاہور واقعے میں ہلاک ہونے والوں کے لواحقین سے تعزیت اور زخمی ہونے والوں سے دلی ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ انسانی حقوق کے ماہرین کی طرف سے جاری کردہ بیان میں کہا گیا ہے کہ کافی عرصے سے پاکستان میں مذہبی اقلیت احمدی فرقے کے لوگ تشدد، امتیازی سلوک اور خطرات سے دوچار رہتے آئے ہیں۔ .... انسانی حقوق کے ماہرین نے کہا کہ پاکستان کی حکومت بار بار خدشات کے باوجود مذہبی اقلیت کے احمدی فرقے کے لوگوں اور عبادت گاہوں کو تحفظ دینے میں ناکام رہی ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ دہشت گردی کے مزید واقعات ہونے کے اس وقت تک امکانات موجود رہیں گے جب تک کہ عقیدے کی بنیاد پر امتیازی سلوک، تشدد کے لئے اشتعال دلائے جانے کے لئے مذہبی منافرت کے پرچار کے مسائل سے نمٹا نہیں جاتا......

ادھر جماعت احمدیہ کے امریکہ، کیلی فورنیا میں اہم ذمہ دار امام شمشاد ناصر نے احمدیہ جماعت کے موجودہ روحانی پیشوا یا خلیفہ مرزا مسرور احمد کے حوالہ سے ایک بیان جاری کیا ہے جس میں انہوں نے کہا ہے کہ پاکستان میں اگر ریاستی منظوری سے شروع ہونے والی انتہاپسندی کو شروع ہی میں روکا جاتا تو احمدی جماعت پر ایسے دہشت گردانہ حملے نہ ہوتے۔

کیلی فورنیا میں احمدی جماعت کے امریکہ میں علاقائی مشنری امام شمشاد اے ناصر کی طرف سے اس بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ اگرچہ لاہور میں 2 مقامات پر احمدیوں کی عبادت گاہوں پر حملوں کی اصل اور قطعی تفصیلات آنا باقی ہیں لیکن یہ حملے برسوں سے پاکستان میں احمدیوں پر اور ان کی عبادت گاہوں پر ہونے والے حملوں کا تسلسل ہیں اگرچہ یہ حملے زیادہ ظالمانہ اور وحشیانہ ہیں......

امام شمشاد ناصر کے مطابق احمدی دنیا کے 195 ممالک میں بسنے والے امن پسند لوگ ہیں اور پھر بھی پاکستان جیسے ملک میں مذہبی انتہا پسندوں کے ہاتھوں زبردست بہیمانہ تشدد کا مسلسل شکار ہیں۔

امام شمشاد ناصر نے بی بی سی اردو کو بتایا کہ احمدی کمیونٹی سے تعلق رکھنے والے چودہ سے پندرہ ہزار افراد صرف امریکہ میں آباد ہیں۔ جمعہ کی دوپہر نیوجرسی سے نصر احمد نے بتایا کہ امریکہ میں رہنے والے احمدی کمیونٹی کے کئی افراد کے عزیز و اقارب لاہور حملوں کا شکار ہوئے ہیں۔ وہ لاہور حملوں میں ہلاک ہونے والوں کی غائبانہ آخری رسومات میں شریک ہوئے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ خود ان کے خاندان کا تعلق بھی گڑھی شاہو کی عبادت گاہ سے رہا تھا اور ان کا نکاح بھی وہیں ہوا تھا۔

لاہور کے دہشت گردانہ حملوں میں ہلاک ہونے والوں کے لئے نیویارک، نیوجرسی، اور کیلی فورنیا میں آخری رسومات کے غائبانہ اجتماعات منعقد ہوئے جن میں ہلاک ہونے والوں کے لواحقین کے علاوہ احمدیہ جماعت و دیگر فرقوں سے تعلق رکھنے والے پاکستانی نژاد امریکی اور پاکستانی تارکین وطن ایک خاصی تعداد میں شریک ہوئے۔

بی بی سی اردو نے اپنی اس اشاعت میں ایک تصویر بھی دی ہے جس میں ایک نوجوان ایک بوڑھے شخص کی مدد کر رہا ہے اور ان کے پیچھے پولیس بھی دکھائی دے رہی ہے۔

لاس اینجلس ٹائمز نے اپنی اشاعت 29 مئی 2010ء صفحہ A-3 پر قریباً پورے صفحہ پر 2 بڑی تصاویر کے ساتھ لاہور میں احمدیہ مساجد پر دہشت گردی کے حملے کی خبر دی ہے۔

ایک تصویر میں چند سپاہی، ایک احمدی عبادت گزار جو اس حملہ میں زخمی ہوا ہے کو اس کی مختلف جہت سے پکڑے ہوئے لئے جا رہے ہیں۔ اخبار نے اس کے نیچے لکھا کہ گڑھی شاہو کی مسجد احمدیہ حملہ کے موقع پر جہاں 3 گھنٹہ تک دہشت گردوں نے اودھم مچائے رکھا اور تباہی مچائی۔ دوسری تصویر پاکستانی کمانڈوز کی دکھائی ہے کہ وہ ایک دوسری احمدیہ مسجد پر پوزیشن سنبھالے ہوئے ہیں۔

خبر کی تفصیل میں یہ لکھا ہے کہ اقلیتی گروہ احمدیہ فرقہ کی لاہور میں مساجد پر حملہ، دہشت گردوں نے بموں اور گرنیڈز سے اس وقت حملہ کیا جب مسجد عبادت گزاروں سے بھری ہوئی تھیں اس وقت کی اطلاعات کے مطابق 76 آدمی موقع پر ہلاک ہو گئے۔ احمدیہ گروپ کو اسلام سے خارج سمجھا جاتا ہے۔

ان کی تعداد قریباً ملک میں 4 ملین ہے۔ لیکن یہ لوگ اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی وہ کہتے ہیں انیسویں صدی میں مرزا غلام احمد نے اس فرقہ کی بنیاد رکھی جو کہ نبی تھے جبکہ دوسرے مسلمان یہ کہتے ہیں کہ نبی محمد (ﷺ) آخری نبی ہیں۔

احمدی امتیازی سلوک کا نشانہ بنے ہوئے ہیں اور قانونی طور پر وہ اپنے اپ کو مسلمان نہیں کہلا سکتے۔ ان کی احمدی مساجد کو پہلے ہی سے دھمکیاں مل رہی تھیں جس کی حکومت اور پولیس کو اطلاع دی گئی تھی لیکن پولیس اور حکومت نے اس سلسلہ میں کچھ کام نہیں کیا۔

پاکستان کے جیو ٹی وی نے بتایا ہے کہ پاکستانی طالبان نے اس حملہ کی ذمہ داری قبول کی ہے۔ اس کے بعد اخبار نے سپاہ صحابہ اور طالبان کے بارے میں تفصیل لکھی ہے۔ عاصمہ جہانگیر جو ہیومن رائٹس کی سربراہ ہیں نے کہا کہ مذہبی منافرت کی وجہ سے ایسا ہو رہا ہے اور یہ مذہبی منافرت پاکستان کی سالمیت کے لئے بھی خطرہ ہے۔

چینو چیمپئن نے اپنی اشاعت 29 مئی تا 4 جون 2010ء صفحہ B-5 پر ہماری ایک مختصر سی خبر شائع کی ہے۔ جس کی شہ سرخی یہ ہے:

’’آدمیوں کا کیمپ مسجد احمدیہ میں ہو رہا ہے‘‘

اس سے مراد خدام الاحمدیہ کا 3 روزہ اجتماع ہے جو مسجد بیت الحمید میں ہونے والا تھا۔

اس کیمپ میں شرکت کرنے والے نوجوان (15 سے 40 سال کی عمر تک) علمی و ورزشی مقابلہ جات میں بھی حصہ لیں گے۔ ایک سیشن سوال و جواب کا بھی ہوگا جو امام شمشاد ناصر کریں گے۔ اس کے علاوہ تقاریر بھی ہوں گی۔ مہمانوں کو بھی خوش آمدید کہا جائے گا۔

لاس اینجلس ٹائمز اپنی اشاعت 30 مئی 2010ء صفحہ A-14 پر ایک رنگین تصویر کے ساتھ ہماری خبر شائع کرتا ہے۔ جو لاہور میں احمدیہ مساجد پر حملے کے تسلسل میں ہے۔

تصویر میں بچے دکھائی دے رہے ہیں جن میں امان خان سات سال عمر اور دیگر بچے صدر اوباما امریکہ کو لاہور حملے کے بارے میں خطوط لکھ رہے ہیں۔

اخبار نے خبر دیتے ہوئے کہا کہ دہشت گردوں نے احمدیہ فرقہ کی مساجد پر جو بہیمانہ حملہ کیا اس کے نتیجے میں 93 لوگ ہلاک ہوئے جس کی ذمہ داری طالبان نے قبول کی۔ اخبار نے لکھا کہ پاکستانی ٹی وی چینلز بھی یہ بتا رہے ہیں کہ اس حملے کا تعلق طالبان کے ساتھ ہے۔

ایک 17 سالہ دہشت گرد جسے اس حملہ میں گرفتار کیا ہے نے پولیس کو بتایا کہ اس کا تعلق پاکستانی طالبان سے ہے۔ باقی خبریں اور سیاسی تفصیلات ہیں کہ وزیرستان میں کہاں اور کس جگہ ان کی ٹریننگ ہوتی ہے۔ اور پاکستان کا کیا موقف ہے اور امریکہ کا کیا موقف ہے وغیرہ۔

خبر کے آخر میں لکھا ہے کہ احمدی لیڈروں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ ان کی حفاظت کا بہتر بندوبست اور انتظام کیا جائے۔ وسیم سید نے جو کہ امریکن ہیں اور جماعت کے ترجمان ہیں نے کہا ہے کہ جماعت احمدیہ کی 121 سال کی تاریخ میں یہ اس پر نہایت سفاکانہ اور بہیمانہ حملہ ہوا ہے۔

ڈی سی نے اپنی اشاعت 29 مئی 2010ء صفحہ اول پر ایک رنگین تصویر کے ساتھ ہماری خبر شائع کی ہے اور اس خبر کا کچھ حصہ ایک اور تصویر کے ساتھ صفحہ 7 پر دیا ہے۔ پہلی تصویر میں خاکسار ریڈیو سٹیشن پر اسلام کے بارے میں پروگرام کر رہا ہے۔ دوسری تصویر میں خاکسار پروگرام کر رہا ہے اور ہوسٹ سوالات پوچھ رہا ہے۔

خبر کا عنوان ہے:

Preaching Peace

’’امن کی تعلیم کی تشہیر‘‘

اخبار لکھتا ہے کہ ’’عالم‘‘ ہفتہ وار ریڈیو پروگرام کرتا ہے۔ یہ خبر Josh Dulaney سٹاف رائٹر نے دی ہے۔

اس وقت جبکہ اسلام پر دہشت گردی کا لیبل لگا ہوا ہے۔ تو دوسری طرف امام شمشاد احمد ناصر اپنی انتھک کوششوں سے اس جدوجہد میں مصروف ہے کہ اسلام کو امن اور محبت والا مذہب بتایا جائے۔ جماعت احمدیہ کی مسجد بیت الحمید چینو کے یہ امام ہر منگل کو چینو سے اس شاپنگ سینٹر میں صبح کو آتے ہیں تا کہ بروقت ریڈیو پروگرام کیا جا سکے جس کا عنوان یہ ہوتا ہے:

Understanding Islam with Imam Shamshad

یہ پروگرام ہر منگل کو قریباً نصف گھنٹہ پر ہوتا ہے اور KCAA- AMS 1050 فریکونسی پر سنا جا سکتا ہے۔ ریڈیو سٹیشن یہاں سین برناڈنیو کونٹی کے مال شاپنگ سنٹر میں واقع ہے۔

امام شمشاد ناصر نے انٹرویو میں بتایا کہ اسلام میں دہشت گردی کی کوئی گنجائش اور جگہ نہیں ہے اور نہ ہی معصوم لوگوں کے قتل کا کوئی جواز ہے۔ ہم ان چیزوں کے خلاف اپنی آواز بلند کرتے ہیں۔ اخبار لکھتا ہے کہ جمعہ کے دن یہ آواز سنی جانی چاہئے اس فرقہ کی 2 مساجد پر لاہور میں دہشت گردی کا حملہ ہوا جس میں 70 آدمی مارے گئے اور بہت سارے زخمی ہوئے۔ تحریک طالبان پنجاب گروپ نے اس حملہ کی ذمہ داری قبول کی ہے۔ یہ حملہ احمدیہ مساجد پر اس وقت ہوا جب وہ جمعہ کی عبادت کے لئے جمع تھے۔

عینی شاہدوں کا کہنا ہے کہ دہشت گردوں نے خودکش بم اور گرنیڈ سے دونوں مساجد پر بیک وقت حملہ کیا۔

امام شمشاد نے کہا کہ اس وقت مسلمانوں کا کام ہے کہ اس حملے کی مذمت کریں اور پبلک کو اسلام کی صحیح تعلیمات سے آگاہ کریں۔

اس حملے میں دہشت گردوں نے بڑوں کو، بوڑھوں کو اور بچوں کو بھی نشانہ بنایا۔

احمدیہ جماعت اس بات پر یقین رکھتی ہے کہ انیسویں صدی عیسوی میں مرزا غلام احمد نے انڈیا سے اس جماعت کی بنیاد رکھی اور یہ کہ وہ موعود مسیح ہیں۔

شمشاد ناصر نے مزید بتایا کہ ہماری کمیونٹی (جماعت احمدیہ) اس وقت دنیا کے قریباً 200 ممالک میں پائی جاتی ہے اور اسلام کے پیغام کو پھیلانے میں مصروف ہے جبکہ خصوصاً پاکستان میں بنگلہ دیش، انڈونیشیا اور مصر وغیرہ ممالک میں اس کو زدوکوب کیا جاتا اور اس پر مظالم ڈھائے جاتے ہیں۔

شمشاد ناصر جو کہ 60 سالہ ہیں اور پاکستانی نژاد ہیں کہتے ہیں کہ ان حملوں کے پیچھے دراصل حکومت پاکستان ہے جو کہ ان دہشت گردوں کو مدد دے رہی ہے کیونکہ اس وجہ سے وہ ملک میں پھیل رہے ہیں۔

حکومت پاکستان کو چاہئے کہ وہ امتیازی سلوک کے قوانین کو ختم کرے جس کی وجہ سے ملک میں یہ حالت ہے تا کہ سب لوگ آزادانہ اپنی عبادت کر سکیں۔

مسلمانوں کے لئے بھی اس سے مشکلات پیدا ہو رہی ہیں۔

شمشاد ناصر نے مزید بتایا کہ امریکن لوگ بھی اسلام کے بارے میں وہی یقین رکھتے ہیں جو انہیں میڈیا بتاتا ہے۔

خاکسار کے تعارف میں اخبار نے لکھا کہ امام شمشاد اس سے قبل ٹیکساس، میری لینڈ، مشی گن، اوہایو میں 1987ء سے خدمات بجا لا رہے ہیں۔ امریکہ آنے سے پہلے شمشاد ناصر پاکستان، گھانا اور سیرالیون میں بھی اسلام کی خدمات بجا لائے ہیں۔

شمشاد ناصر نے کہا کہ ہم پبلک کی اسلام کے بارے میں غلط فہمیوں کو دور کر رہے ہیں جیسے ’’جہاد‘‘ کے بارے میں غلط فہمی پائی جاتی ہے۔ جہاد کے یہ معنی بالکل نہیں ہے کہ معصوموں کو قتل کرو۔ جہاد کے معانی ہے اچھے کام کے لئے پوری جدوجہد کرنا اور اچھا کام یہ ہے کہ انسان سب سے پہلے اپنی اصلاح کرے۔ وہ خود امن پسند شخص بننے کی کوشش کرے پھر یہ امن کے پیغام کو دوسروں تک پہنچائے۔ جہاد سے مراد اپنی اصلاح اور تربیت ہے۔ اس کا مطلب یہ کبھی نہیں ہوا کہ دوسرے پر بلاوجہ حملہ کیا جائے۔

ریڈیو سٹیشن پر امام شمشاد کے ساتھ پروگرام کرنے والے میزبان Mr.Paul Lane نے بتایا کہ اس پروگرام سے ہمیں ریڈیو سٹیشن پر مختلف قسم کی کالز آتی ہیں، بعض اوقات لوگ غصے بھری کالیں بھی کرتے ہیں۔ بعض دفعہ لوگ ان باتوں سے متفق نہیں ہوتے، لیکن ہمارا ریڈیو سٹیشن ہر ایک کے لئے کھلا ہے وہ آ کر اپنی بات بتائیں۔ انہوں نے اس بات کی حوصلہ افزائی کی کہ لوگ پروگرام سن کر امام شمشاد کو کال کریں اور اپنے سوالات کا جواب لیں۔ امام شمشاد کے بارے میں Mr. Paul Lane نے کہا کہ وہ ’’Really down to earth‘‘ بہت عاجز انسان ہے۔

مسجد بیت الحمید احمدیہ والوں نے 200 بسوں پر بھی امن کا پیغام مشتہر کیا ہے۔ امام شمشاد نے مزید کہا کہ ہمارا پیغام تو محبت ہے۔ امن ہے، پیار ہے اور ایک دوسرے کا احترام ہے۔ ہم جو کچھ بھی اس وقت اس

علاقہ کے لئے کر سکتے ہیں کر رہے ہیں تا کہ انہیں اس بات کا یقین آجائے کہ اسلام واقعۃً امن اور پیار کا مذہب ہے۔

بسوں پر اپنے امن کے پیغام کی شروعات لندن میں ہوئی تھیں یہاں پر جماعت احمدیہ کے روحانی پیشوا مرزا مسرور احمد نے پیروکاروں کو اسلام کا پیغام پہنچانے اور پھیلانے کی ہدایت دی تھی۔

امام شمشاد نے کہا کہ اگر صرف لوگ امن پھیلا سکتے تو اب تک ایسا ہو چکا ہوتا کیونکہ ہر شخص امن کی بات کر رہا ہے۔ لیکن ایسا نہیں ہوا۔ امن صرف اور صرف خدا کے فرستادہ پر ایمان لانے سے پھیلایا جائے گا اور اس کمیونٹی میں شامل ہونے سے جو خدائی جماعت ہے، خبر کے آخر میں مسجد بیت الحمید کا ایڈریس اور فون نمبر درج ہے۔

ماہانہ آئینہ جون 2010ء کی اشاعت میں اس میگزین نے ایک اداریہ ''پیغام محبت'' پر لکھا۔ اداریہ میں اس بات کو اجاگر کیا گیا ہے کہ یہ رسالہ میگزین سب کا ہے اور یہ اس کا پہلا پرچہ ہے۔ اس میں سب لوگوں کے لئے ایک ایسا پیغام ہے جو اپنی شناخت اردو زبان اور اردو ادب سے کرنے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ آئینہ کسی فرد واحد کا خواب نہیں یہ پہلا رسالہ ہے جو امریکہ اور کینیڈا کے کونے کونے میں دس ہزار کی تعداد میں پہنچایا گیا ہے۔

اداریہ میں مزید لکھا کہ: ہم برائیاں اور کمزوریاں دکھانے کی بجائے خوبیوں پر نظر رکھتے ہیں اور اگر ہم ایسا کرنے میں کامیاب ہو گئے تو یہ بات ہمارے لئے ایک بہتر بڑا اعزاز ہو گی۔ بقول شمشاد بھائی یہ تو پیغام محبت ہے جہاں تک پہنچے۔

الانتشار العربی نے اپنی اشاعت 2 جون 2010ء صفحہ 25 پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ حضور انور کی تصویر کے ساتھ عربی زبان (سیکشن) میں شائع کیا ہے۔ اس کا عنوان ہے کہ

''کس طرح اللہ کا شکر گزار بندہ بنا جائے۔''

اس خطبہ کا خلاصہ اس سے پہلے گزر چکا ہے۔

اردو لنک نے اپنی اشاعت 4 جون 2010ء صفحہ 2 پر ہماری خبر اس طرح دی ہے۔

''لاہور حملے حکومت پاکستان کی غیر ذمہ داری کا نتیجہ ہے۔'' امام شمشاد ناصر

ہمیں ہر کسی کے ساتھ ہمدردی ہے۔ یہ واقعات شیعوں، سنیوں، اہل حدیث، عیسائیوں، سکھوں سب کے ساتھ پاکستان میں ہو رہے ہیں۔

چینو۔ (لنک نیوز) مسجد بیت الحمید میں جماعت احمدیہ کے ممبران سے خطاب کرتے ہوئے امام سید شمشاد احمد ناصر نے لاہور میں احمدیہ عبادت گاہوں پر حملہ کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ لاہور میں ان کی دو عبادت گاہوں پر دہشت گردوں نے احمدیت کی مخالفت میں حملہ کیا۔ ایک لمبے عرصے یہ لوگ جماعت کے افراد کو قتل کرنے کی دھمکیاں دے رہے تھے۔ جس کا حکومت پاکستان اور ذمہ دار افراد کو قبل از نوٹس دیا جاتا رہا۔ لیکن افسوس ہے کہ حکومت نے اپنی ذمہ داری ادا نہیں کی بلکہ جائے حادثہ پر پولیس بہت دیر سے پہنچی اور پھر کوئی خاص جرأت کا مظاہرہ بھی نہیں کیا۔

ویسٹ سائڈ سٹوری نیوز پیپر نے اپنی اشاعت 3 جون 2010ء صفحہ اول پر خاکسار کی رنگین تصویر کے ساتھ یہ خبر شائع کی کہ

علاقہ کے مسلمان پاکستان میں دہشت گردی کے حملہ کی وجہ سے غمزدہ ہیں اخبار لکھتا ہے کہ جماعت احمدیہ مسلمہ اس علاقہ میں جس کا تعلق بیت الحمید سے ہے پاکستان میں اپنی دو مساجد پر دہشت گردی کے حملے میں ہلاک ہونے والوں کی وجہ سے افسردہ اور غمزدہ ہیں۔ یہ حملہ 28 مئی کو لاہور پنجاب پاکستان میں ہوا۔ پنجابی طالبان نے اس حملہ کی ذمہ داری قبول کی ہے۔ جس میں اس وقت تک آمدہ اطلاعات کے مطابق 98 آدمی مارے گئے۔ جماعت احمدیہ کے افراد کا دیگر مسلمانوں سے مذہبی عقائد میں اختلاف ہے کیونکہ وہ کہتے ہیں 1889ء میں مرزا غلام احمد مسیح بن کر آئے ہیں۔ اس وجہ سے یہ جماعت دہشت گردی کا نشانہ بنی ہوئی ہے۔ 1921ء میں امریکہ میں یہ جماعت قائم ہوئی تھی۔ خبر میں مزید لکھا ہے کہ 1974ء میں پاکستان کی نیشنل اسمبلی نے انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا۔ پھر 1984ء میں ایک آرڈیننس کے تحت ان پر مزید قدغنیں لگائی گئیں۔ جس کی وجہ سے احمدی فرقہ کے لوگ اپنے آپ کو نہ صرف مسلمان کہلا نہیں سکتے بلکہ کوئی کام بھی مسلمانوں والا نہیں کر سکتے۔ اپنی عبادت گاہ کو مسجد تک نہیں کہہ سکتے اور یہ آرڈیننس ان کو اپنی تبلیغ کرنے سے بھی منع کرتا ہے۔

اسی وجہ سے اس فرقہ پر یہ مظالم کئے جا رہے ہیں۔

جماعت احمدیہ کے خلیفہ مرزا مسرور احمد نے لندن سے اپنے پیغام میں کہا ہے کہ احمدیوں کے لئے پاکستان میں مشکلات بڑھائی جا رہی ہیں۔

چینو چیمپئن نے اپنی اشاعت 5 تا 11 جون 2010ء صفحہ B-5 پر ایک تصویر کے ساتھ یہ خبر دی ہے۔ ''نماز جنازہ'' Funeral Prayers

چینو مسجد بیت الحمید احمدی احباب نے لاہور کے سانحہ میں وفات پانے والے 100 لوگوں کی نماز جنازہ غائب ادا کی جو کہ 28 مئی کو پاکستان لاہور میں 2 مساجد پر دہشت گردی کے حملے میں مارے گئے تھے۔ امام شمشاد نے اس موقع پر یہ بھی بتایا کہ چینو مسجد سے تعلق رکھنے والے خاندانوں کے کچھ افراد وہاں لاہور کے سانحہ میں مارے گئے ہیں۔

ہفت روزہ نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 4 جون 2010ء پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ''محبت کے سفیروں کے ساتھ یہ سلوک؟'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔

خاکسار نے اس مضمون میں سانحہ لاہور کے بارے میں لکھا کہ:

''تمام عالم انسانیت نے سانحہ لاہور کے موقع پر آنسو بہائے، جب گزشتہ جمۃ المبارک کو عین اس وقت جب احمدی حضرات اپنی دو مساجد میں نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے نماز میں مصروف تھے تو دہشت گردوں نے موقع پر موجود نوجوانوں پر فائرنگ کر کے مسجد کے اندر داخل ہو کر بہیمانہ انداز میں گرنیڈ اور رائفلوں اور دیگر ہتھیاروں سے حملہ کر کے 85 سے زائد افراد کے خون سے ہولی کھیلی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اگرچہ اس قسم کے حملے دیگر مساجد میں بھی ہو رہے ہیں۔ مگر جماعت احمدیہ کے بارے میں جو حملے ہوتے ہیں اور ان کی جانیں اور اموال لوٹے جا رہے ہیں اس کے پیچھے حکومت کا ہاتھ ہے۔ اور وہ ایسے کہ 1974ء میں جماعت احمدیہ کو سیاسی اغراض کی خاطر ''ناٹ مسلم'' قرار دیا گیا جس کی وجہ سے ان دہشت گردوں کے ہاتھ میں یہ قانون آ گیا ہے کہ اگر ہم جماعت احمدیہ کے افراد اور ان کی مساجد پر حملہ کریں گے تو ہمیں کچھ نہ کہا جائے گا اور حقیقت میں ہو بھی ایسا ہی رہا ہے۔

خود ہی دیکھ لیں۔ پاکستان کے مختلف شہروں میں جماعت احمدیہ کے افراد کو قتل کیا گیا اور بڑے بڑے نامور ڈاکٹر جو انسانیت کی خدمت میں بے لوث کام کر رہے تھے۔ انہیں بہیمانہ اور وحشیانہ طور پر قتل کر دیا گیا۔ ہمارے وکلاء اور اساتذہ کو انہوں نے بے دردی کے ساتھ قتل کیا۔ اور اس پر حملہ آور کبھی بھی پکڑے نہیں گئے تو کسی پر مقدمہ بھی نہیں چلا۔ حالیہ لاہور کے واقعہ کو ہی دیکھ لیں عین نماز جمعہ کے وقت ہماری مساجد پر حملہ ہوا۔ موقع پر لوگ مارے گئے اور خون کی ہولی کھیلی گئی اس کے فوراً بعد ہی تحفظ ختم نبوت والوں نے جماعت کے خلاف نعرے لگائے اور انہیں واجب القتل ٹھہرایا گیا اور اگر کسی نے جماعت کے حق میں ہمدردی کے الفاظ بولے تو اسے توبہ کرنے، دوبارہ کلمہ پڑھنے، اور نکاح کرنے کے لئے کہا گیا۔ خود ہائی کورٹ میں معزز ججز کے ناموں کی تختی کے نیچے بینر لگے ہوئے ہیں۔ جو اس بات کا ثبوت نہیں کہ ایسے واقعات کے پیچھے حکومت کا ہاتھ اور ریاستی قانون ہے؟

پھر پولیس اول تو نام نہاد علماء کے پریشر اور ڈر کی وجہ سے مقدمہ درج ہی نہیں کرتی اور اگر کرتی ہے تو پھر ایکشن ہی نہیں لیتی۔ سانحہ لاہور کے موقعہ پر پولیس دیر سے پہنچی اور جب پہنچی تو پھر بھی کوئی کارروائی نہیں کی اور ہمارے نوجوانوں نے ہی دہشت گردوں کو پکڑا۔

ہاں اگر کوئی مخالف جھوٹے طور پر پولیس میں جا کر یہ کہہ دے کہ یہ احمدی ہے اور یہ تبلیغ کر رہا تھا یا اپنے آپ کو اس نے مسلمان کے طور پر پیش کیا تو اس احمدی کے خلاف فوراً مقدمہ درج ہو کر بغیر تفتیش کے اسے حوالات میں بھیج دیا جائے گا۔

ایک مرتبہ تو ایسا ہوا کہ سارے ربوہ کے مکینوں کے خلاف مقدمہ درج کیا۔ السلام علیکم کہنے پر مقدمہ درج، بسم اللہ کہنے پر مقدمہ درج، کلمہ پڑھنے پر مقدمہ درج، شادی کے دعوت نامہ پر بسم اللہ لکھنے پر مقدمہ درج، اس وقت بھی ہمارے درجنوں احمدی پاکستان کی جیلوں میں پڑے ہیں۔

(باقی آئندہ بدھ ان شاء اللہ)

محمود احمد طلحہ۔ مربی سلسلہ استاد جامعہ احمدیہ یوکے

کلمات فارسی از ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ

قسط 1

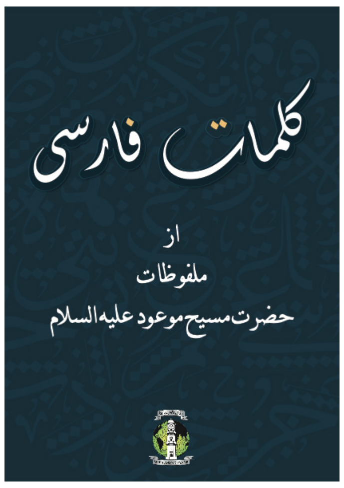

رجل فارس حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی (مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام) نے ابلاغ رسالت کے لئے جن زبانوں کاانتخاب فرمایا ان میں سے فارسی بھی ایک ہے۔ آپ علیہ السلام کے فارسی منظوم کلام کامجموعہ ’’درثمین فارسی‘‘اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے جس کااردو ترجمہ سلسلہ کے ایک بلند پایہ عالم اورصوفی منش بزرگ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب مرحوم نے کیا تھا۔ اس ترجمہ سے احباب جماعت کوحضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فارسی کلام کو سمجھنے میں بہت آسانی ہوگئی۔

درثمین میں جمع شدہ فارسی کلام کے علاوہ آپ علیہ السلام نے اپنے ملفوظاتِ طیبہ ودیگر بابرکت تصانیف میں جابجا فارسی اشعار، اشعار کےمصرعے اور فارسی محاورات وضرب الامثال وغیرہ کثرت سے استعمال کیے ہیں جو اپنے اندر بہت ہی گہرے مطالب رکھتے ہیں۔ دوران مطالعہ کتب حضرت مسیح موعودعلیہ السلام فارسی زبان سے واقفیت نہ رکھنے والے احباب ان مطالب سے استفادہ کئے بغیر اپنے اندر ایک تشنگی لئے ہوئےان مقامات سے گزرجاتے ہیں۔ ایسے احباب کی اس تشنگی کو دورکرنے کے لئے ایک حقیر سی کوشش کی گئی ہے،جس میں سردست حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کے ملفوظات میں بیان شدہ فارسی حصوں کو یکجائی طور پرحروف تہجی کی ترتیب سے پیش کیا گیاہے۔ ان حصوں کو درست تلفظ کےساتھ پڑھنے کے لئے اعراب لگائے گئے ہیں اور ان کا مطلب سمجھنے کے لئے اردو ترجمہ بھی دیا گیاہے۔ جہاں تک اردو ترجمہ کا تعلق ہے تواس سلسلہ میں حضرت ڈاکٹر میر صاحب مرحوم اور میاں عبدالحق صاحب رامہ کے تراجم سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کیا گیاہے۔ اگر کوئی ترجمہ ان بزرگان سے نہیں مل سکا تو وہاں اس کمی کو پورا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

کچھ مصرعے یا اشعاربعض حروف یاالفاظ کےفرق کے ساتھ دہرائے گئے ہیں۔ وہ سب شامل کردیئے گئے ہیں۔

فارسی کے مختلف حصوں میں فرق کرنے کے لئے مختلف علامات کا استعمال کیا گیا ہے یعنی اشعار کے شروع میں شعر کی علامت ’’ؔ‘‘اور مصرع کی صورت میں مصرع کی علامت ’’ع‘‘لگائی گئی ہے۔

دعاہےمولیٰ کریم خاکسار کی اس حقیر کوشش کواپنی بارگاہ میں شرف قبولیت بخشے اورقارئین کے لئے اسے مفید بنائے۔ آمین

گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

آ

ع آنْچہْ خُوبَاںْ ہَمہْ دَارَنْدْ تُو تَنْہَا دَارِی

ترجمہ:۔ وہ تمام کمالات جوباقی سب حسینوں (انبیاء) کے پاس تھے وہ تنہا آپ ﷺ کی ذات میں اللہ تعالیٰ نے جمع کردیئے۔

ؔ آںْ خُدَائے کِہْ اَزْاُوخَلْق وجہَاںْ بےْ خَبَرْاَنْد
بَرْ مَنْ اُوْ جَلْوِہْ نَمُوْدْ اَست گَرْ اَہْلِیْ بِپَذِیر

ترجمہ:۔ وہ خداجس سے مخلوق اورلوگ بےخبر ہیں اس نے مجھ پرتجلی کی ہے اگرتوعقلمند ہے تو مجھے قبول کر۔

ؔ آسِمَاںْ بَارَدْ نِشَاںْ اَلْوَقْتْ مِیگُوْیَدْ زَمِیْں
اِیْں دُوْشَاہِدْ اَزْ پَئےْ تَصْدِیقِ مَنْ اِیسْتَادِہْ اَنْد

ترجمہ:۔ آسمان نشان برسارہاہے اورزمین پکار رہی ہے کہ یہی وقت ہے۔ میری تصدیق کے لئے یہ دوگواہ کھڑے ہیں۔

ع آمَدَنْ بِارَادَتْ و رَفْتَنْ بِاجَازَتْ

ترجمہ:۔ اپنی مرضی سے آنا اور اجازت لے کر واپس جانا۔

ؔ آنْکِہْ تُرَاشَنَاخْتْ جَاںْ رَا چِہْ کُنَدْ
فَرْزَنْدوعِیَال وخَانُمَاںْ رَا چِہْ کُنَدْ

ترجمہ:۔ جو شخص تجھے پہچان لے وہ اپنی جان کو کیا کرے۔ اولاد، اہل وعیال اور خاندان کو کیا کرے۔

ؔ آںْ کَس کِہْ تُرَا شَنَاخْت جہَاںْ رَا چِہْ کُنَدْ
فَرْزَنْد و عِیَالْ و خَانُمَاںْ رَا چِہْ کُنَدْ

ترجمہ:۔ جو شخص تجھے پہچان لے وہ اپنی جان کو کیا کرے،اولاد،اہل وعیال اور خاندان کو کیا کرے۔

ع آںْ رَا کِہْ خَبَرْشُدْ خَبَرَشْ بَازْ نَیَامَدْ

ترجمہ:۔ جسے (ذات الٰہی کا) پتا چل گیا،پھراس کا اپنا پتا نہیں ملتا۔

ؔ آنْکَس کِہْ بِقُرْآں و خَبَرْ زُوْ نَہْ دِہَدْ
اِیْں اَسْت جَوَابَشْ کِہْ جَوَابَشْ نَہْ دِہِیْ

ترجمہ:جوشخص قرآن اور حدیث کی طرف رخ نہ کرے اس کا صحیح جواب یہ ہے کہ تو اس کو جواب نہ دے۔

ع آثَارْ پَدِیدْ اَسْت صَنَادِیدِعَجَمْ رَا

ترجمہ:۔عجم کے بزرگوں کے نشان ابھی موجود ہیں۔

ع آیَدْ آںْ رُوْزِےْ کِہْ مُسْتَخْلَصْ شَوَدْ

(الہام)

ترجمہ:۔ وہ دن آرہاہے کہ وہ تکلیف سے رہائی پائے۔

ع آنَاںْ کِہْ عَارِفْ تَرْ اَنْد تَرْسَاںْ تَرْ

(ضرب المثل)

ترجمہ:۔ جوزیادہ واقف ہیں وہی زیادہ ڈرتے ہیں۔

ع آںْ نَبِیِّ وَقْت بَاشَدْ اَےْ مُرِیْد

ترجمہ:۔ اے مرید وہ وقت کا نبی ہوگا۔

ا

ع اِیْں مُشْتِ خَاکْ رَا گَرْنَہْ بَخْشَمْ چِہْ کُنَمْ

ترجمہ:۔ اس مٹھی بھرخاک (انسان) کواگرمیں معاف نہ کروں توکیاکروں۔

ؔ اَزْ خَیْرِ مَحْض شَرِّےْ نَیَایَد ہَرْگِزْ
خُوش بَاشْ کِہْ اَنْجَامْ بِخَیْرخَوَاہَدْ بُوْد

ترجمہ:۔ خالص بھلائی والی ہستی سے برا سلوک ہرگز ممکن نہیں مطمئن رہو کہ انجام بخیر ہوگا۔

ؔ اَگرْدَسْتِ سُلَیْمَانِیْ نَہْ بَاشَدْ
چِہْ خَاصِیَّتْ دِہَدْ نَقْشِ سُلَیْمَاںْ

ترجمہ:۔ اگرساتھ حضرت سلیمانؑ کاہاتھ نہ ہو تو خالی نقشِ سلیمانی (والی انگوٹھی) کیا تاثیر دکھاسکتی ہے؟

ع اَےْ خَواجِہ دَرْدْ نِیسْت وَگَرنَہ طَبِیْب ہَسْت

ترجمہ:۔ ارے صاحب! درد ہی نہیں ورنہ طبیب تو موجود ہے۔

ع اُوْخُوْد گُمْ اَسْت کِرَا رَہْبَری کُنَدْ

ترجمہ:۔ وہ توخود ہی گمراہ ہے کسی کی رہنمائی کیا کرے گا۔

ع اُوْخِوِیْشْتَن گُمْ اَسْت کِرَارَہْبَرِیْ کُنَدْ

ترجمہ:۔ وہ توخود ہی گمراہ ہے کسی کی رہنمائی کیا کرے گا۔

ؔ اَگرْ دُنیَا بِیَکْ دَسْتُوْر مَانْدِےْ
بَسَا اَسْرَارْہَا مَسْتُوْر مَانْدِےْ

ترجمہ:۔ اگر دنیا ایک ہی ڈھب پر رہتی توکئی اسرار چھپے ہی رہتے۔

ع اَوَّلْ بِآخِرِنِسْبَتِےْ دَارَدْ

ترجمہ:۔ اول کوآخر سے نسبت ہوتی ہے۔

ؔ اَےْ کِہْ خَوَانْدِی حِکْمَتِ یُوْنَانِیَاں
حِکْمَتِ اِیْمَانِیَاں رَا ہَمْ بِخَواں

ترجمہ:۔اے شخص جس نے یونانیوں کی حکمت پڑھی ہے ایمان والوں کی حکمت بھی پڑھ۔

ع اِیْن دَرْگہِ مَا دَرْگہِ نُومِیْدِی نِیْسْت

ترجمہ:۔ ہماری یہ بارگاہ مایوسی کی جگہ نہیں۔

ؔ اَکْنُوں کِہْ بِمَا رُوْئےْ نَبَرْد آوَرْدِی
ہَرْ حِیْلِہْ کِہْ دَارِیْ نَکُنِیْ نَامَرْدِیْ

ترجمہ:۔اب جو تو نے ہمارے مقابلہ کی ٹھانی ہے،تواگراپنے تمام داؤپیچ عمل میں نہ لائے تو نامرد کہلائے گا۔

ؔ اَگرْ بَرْ وُجُوْدَمْ نِشَسْتِےْ مَگَسْ
پَرِیْشَاں شُدْ خَاطِرِےْ چَنْد کَسْ

ترجمہ:۔اگرمیرے جسم پرمکھی بیٹھتی تو بہت سے آدمیوں کی طبیعت پریشان ہو جاتی۔

ؔ اَگرْدَرْوِیْش بَرْیَکْ حَالْ مَانْدِیْ
سَرِدَسْت اَزْدُوْعَالَمْ بَرْفِشَانْدِی

ترجمہ:اگرکسی درویش کی حالت ہمیشہ ایک جیسی رہے تو وہ دونوں جہانوں سے ہاتھ جھاڑ اٹھے۔

ؔ اِیْن سَعَادَت بِزُوْرِ بَازُوْ نِیْسْت
تَا نَہ بَخْشَدْ خُدَایِ بَخْشَنْدِہ

ترجمہ:۔ یہ سعادت اپنے زورِبازو سے حاصل نہیں ہوسکتی جب تک وہ بخشنے والا خداخود عطانہ کرے۔

ؔ اَزْعَمَلْ ثَابِتْ کُنْ آںْ نُوْرِےْ کِہْ دَرْ اِیْمَانِ تُسْت
دِلْ چُو دَادِی یُوْسُفِے رَا رَاہِ کَنْعَاں رَا گُزِیْں

ترجمہ:۔عمل سے اپنے نورِ ایمان کو ثابت کرجب یوسف کوتونے دل دے ہی دیا توکنعان کی راہ بھی لے۔

ؔ اَےْ بَسَا اِبْلِیْس آدَمْ رُوْئےْ ہَسْت
پَس بِہَرْدَسْتِےْ نَبَایَد دَادْ دَسْت

ترجمہ:۔ بہت سے شیطان انسانوں کے روپ میں ہوتے ہیں اس لئے ہرکسی کے ہاتھ میں ہاتھ نہیں دے دینا چاہئے۔

ؔ اَےْ آنْکِہْ سُوْئےْ مَنْ بِدَوِیْدِیْ بِصَدْ تَبَرْ
اَزْ بَاغبَاں بِتَرْس کِہْ مَنْ شَاخِ مُثْمِرَمْ

ترجمہ:۔ اے وہ جو میری طرف سینکڑوں کلہاڑے لے کر دوڑا ہے باغباں سے ڈر کیونکہ میں ایک پھلدار شاخ ہوں۔

ؔ اَنْدَرِیْں وَقْتِ مُصِیبَتْ چَارَۂِ مَابِیْکَسَاں
جُزْ دُعَائےْ بَامْدَاد وگِرْیَۂِ اَسْحَارْ نِیْسْت

ترجمہ:۔ اس مصیبت کے وقت ہم غریبوں کاعلاج سوائے صبح کی دعا اورسحری کے رونے کے اور کچھ نہیں۔

ع اَمْن اَسْت دَرْ مَکَانِ مَحَبَّتْ سَرَائے مَا

(الہام)

ترجمہ:۔ ہمارامکان جو ہماری محبت سرائے ہے اس میں ہرطرح سے امن ہے۔

رپورٹ: لئیق احمد عاطف۔ مبلغ سلسلہ و صدر جماعت مالٹا

’’وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ‘‘

سیف کا کام قلم سے ہی دکھایا ہم نے

مالٹی زبان میں تبلیغی رسالہ کی اشاعت کے 50 شمارے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دور میں کتابوں اور نوشتوں کے بکثرت شائع ہونے کی پیشگوئی کے مطابق دورِ حاضر میں جس کثرت کے ساتھ کتب و رسائل کی اشاعت ہوئی ہے اس کی نظیر تاریخ انسانی میں نہیں ملتی۔ یہ بات جہاں قرآنی پیشگوئی کی صداقت کی دلیل ہے وہیں اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ مسیح آخرالزماں کے دور میں اسلام کی تبلیغ واشاعت کیلئے کتب و رسائل ایک اہم ذریعہ ثابت ہونگے۔ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم اور پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کی برکت سے جماعت احمدیہ مالٹا جہاں تبلیغ اسلام احمدیت کے لئے دوسرے ذرائع بروئے کار لانے کی سعادت پارہی ہے وہیں تبلیغ کے لئے کتب و رسائل کی اشاعت کی بھی توفیق پارہی ہے۔ جماعت احمدیہ مالٹا نے جنوری 2018ء سے مقامی مالٹی زبان میں تبلیغی رسالہ Id-Dawl، جس کا مطلب نور اور روشنی ہے، کی اشاعت کا اجراء کیا اور اب تک اس رسالہ کے 50 شمارے شائع ہو چکے ہیں۔فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِكَ

Id-Dawl۔روشنی

رسالہ کے اجراء کا پس منظر

مؤرخہ 6، اپریل 2017ء کو مالٹا کے نیشنل ٹیلیویژن پر ایک انٹرویو میں مالٹا میں لیبیا کے زیر انتظام بننے والی مسجد کے پیش امام مکرم امام محمد السعدی صاحب نے جماعت احمدیہ مسلمہ کی کھل کر مخالفت کی اور کہا کہ ہم احمدیوں کو مسلمان تصور نہیں کرتے اور ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی یہ mainstream مسلمانوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ کہنے لگے عاطف (مبلغ مالٹا) کو اپنے آپ کو مسلمانوں کا لیڈر کہنے سے رک جانا چاہئے اور میڈیا کو بھی انصاف سے کام لینا چاہئے اور چند افراد پر مشتمل فرقہ کے لوگوں کو ٹیلیویژن پر وقت نہیں دینا چاہئے۔

اس واقعہ کی تفصیل پیارے آقا کی خدمت میں لکھی گئی جس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ۔’’دعا۔ زیادہ کوشش سے پریس میں جائیں۔‘‘

پیارے آقا کے ان مبارک کلمات نے ہمیں بہت ہمت و حوصلہ دیا اور سنی امام صاحب کی جماعت کے خلاف کھل کر مخالفت نے جماعت کے عزم و استقلال میں مزید قوت بھردی اور کھاد کا کام کیا۔ اور جماعت احمدیہ مالٹا نے ایک تبلیغی رسالہ کے اجراء کا منصوبہ بنایا تا کہ اشاعت اسلام احمدیت کے کام کو مزید وسعت دی جاسکے نیز یہ کہ باقاعدگی کے ساتھ اسلام اور احمدیت کے خلاف اٹھنے والے اعتراضات کے جوابات اور اسلام احمدیت کی خوبصورت تصویر لوگوں کے سامنے پیش کی جاسکے۔ اس رسالہ کی اشاعت کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں منظوری کے لئے درخواست پیش کی گئی جسے حضور اقدس نے ازراہ شفقت قبول فرماتے ہوئے رسالہ اور اس کے نام کی منظوری عطا فرمائی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ثُمَّ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہ جنوری 2018ء سے اس تبلیغی رسالہ کی اشاعت باقاعدہ جاری وساری ہے اور یہ رسالہ اسلام احمدیت کے پیغام کی اشاعت کا ایک مؤثر ذریعہ ثابت ہورہا۔ یہ رسالہ مواد کے ساتھ ساتھ ظاہری طور پر بھی نہایت دیدہ زیب ہے۔ اس رسالہ کو عوام الناس میں تقسیم کرنے کے ساتھ ساتھ اسے جماعتی ویب سائیٹ پر بھی آن لائن کیا جاتا ہے نیز سوشل میڈیا کے ذریعے بھی اسے لوگوں تک پہنچایا جارہا ہے۔ اس رسالہ کی اشاعت کا ایک بہت بڑا فائدہ یہ بھی ہے کہ اس کے ذریعے مقامی مالٹی زبان میں تبلیغی مواد بھی ساتھ ساتھ تیار ہورہا ہے۔

ایک ایمان افروز واقعہ

جیسا کہ رسالہ کے پس منظر میں مسجد کے سنی امام صاحب کی مخالفت کا ذکر ہے اور یہ کہ اس رسالہ کے اجراء کا مقصد گھروں تک پیغام اسلام احمدیت پہنچانا ہے، اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے وہ امام صاحب جن کی مخالفت نے جماعت کو رسالہ کی اشاعت کی طرف توجہ دلائی آج سوشل میڈیا کے ذریعے ان کے گھر میں بھی یہ رسالہ پہنچ رہا ہے۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِكَ۔ اس بات کا علم اس طرح ہوا کہ اس رسالہ کے چوتھے شمارہ میں جماعت احمدیہ کے تعارف اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کے بارے میں دو مضامین شائع کئے گئے تھے۔ ان مضامین پر مسجد کے امام صاحب کے ایک بیٹے نے سوشل میڈیا پر تبصرہ کیا اور اپنے comments لکھے۔ یہ تاثرات جماعت کی مخالفت میں تھے تاہم اس سے یہ حقیقت عیاں ہوئی کہ وہ امام صاحب جو جماعت کی مخالفت میں ہمیشہ کمربستہ رہتے ہیں اور جماعت کی آواز کو بند کرنا چاہتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کے گھر تک پیغام احمدیت پہنچانے کے سامان بہم پہنچادیئے۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِكَ۔ یہ واقعہ تائیدات الٰہیہ کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

مضامین کی نوعیت

اس رسالہ میں مختلف موضوعات جن میں ہستی باری تعالیٰ، سیرت النبی ﷺ، قرآن کریم اور اسلام کے بارہ میں مضامین شائع کئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ اسلام احمدیت پر ہونے والے اعتراضات کے جواب اور مقامی اور بین الاقوامی current issues کے بارہ میں اسلامی تعلیمات اور اسلامی نقطہ نظر پیش کیا جاتا ہے۔ یہ رسالہ خلیفہ وقت ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مبارک آواز قارئین تک پہنچانے کا ایک اہم اور موثر ذریعہ ہے۔

رسالہ کے 50 ویں شمارہ کی اشاعت

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل وکرم اور پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کی برکت سے جماعت احمدیہ مالٹا کو اس رسالہ کے 50 ویں شمارہ کی اشاعت کی توفیق ملی ہے۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِكَ۔ اس خصوصی شمارہ کے لئے پیارے آقا نے ایک خصوصی پیغام بھی ارسال فرمایا جو ہمارے لئے نہایت خوشی وطمانیت کا باعث ہے جس کا مفہوم پیش ہے۔

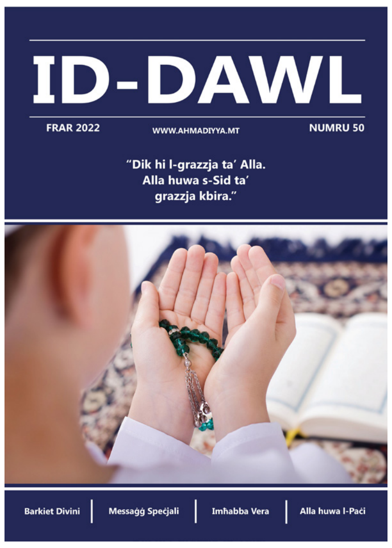

پیغام حضور انور ایدہ

پیارے آقا فداہ امی وابی نے اپنے محبت بھرے پیغام میں لکھا کہ عزیز قارئین Id-Dawl۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ مجھے بہت خوشی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے فروری 2022ء میں آپ کے ماہانہ رسالہ ID-DAWL کا پچاسواں ایڈیشن شائع ہوگا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ اللہ تعالیٰ آپ پر فضل فرمائے اور آپ کو توفیق عطا فرماتا چلا جائے کہ آپ قارئین کو اسلام کی حقیقی تعلیمات جو تمام بنی نوع انسان کے لئے امن اور ہم آہنگی کو فروغ دیتی ہیں سے متعارف کرائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ آخری زمانہ کے بارہ میں قرآن کریم کی متعدد پیش گوئیوں میں سے ایک یہ ہے کہ کتب کی کثرت سے اشاعت ہوگی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آخری زمانہ میں نہ صرف اسلام کی فتح کی پیشگوئی دی بلکہ ہمیں اس کی تبلیغ کے ذرائع بھی فراہم کئے۔ اس رسالہ کی اشاعت کا مقصد بھی تبلیغ اسلام ہے، جس مقصد کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام دنیا میں تشریف لائے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اب ہمیں اسلام کے پیغام کی اشاعت کے لئے مختلف طریق اور ذرائع مہیا کئے ہیں جن میں اشاعت بھی شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ان وسائل کو صحیح طریقے سے استعمال کرنے کا موقع عطا فرمائے اور آپ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی خوبصورت تعلیمات کو موثر اور مثالی طور پر پھیلانے کی قابل ستائش خدمات انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ ہم دنیا میں کہاں خدمت کررہے ہیں، ہمارا مقصد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچانا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ضرور اس کو پورا کرے گا کیونکہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر وحی کی تھی کہ ’’میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا‘‘۔ اور اس کام کے لئے اس نے ہمیں بے شمار وسائل مہیا کیے ہیں۔

صرف اسی صورت میں جب ہم خود غور کریں اور اپنی ذمہ داریوں کی اہمیت کو پوری طرح سمجھیں اور تبلیغی سرگرمیوں میں بھی حصہ ڈالیں تو ہم صحیح معنوں میں اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرتے ہوئے نظر آئیں گے۔ تب ہی ہم ان خوش نصیبوں میں شامل ہوسکتے ہیں جو قرب الٰہی حاصل کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب پر بہت فضل فرمائے۔ آمین

تمام معزز قارئین کی خدمت اقدس میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو اسلام احمدیت کی تبلیغ کے لئے ایک مثالی رسالہ بنادے اور اس کے مبارک ثمرات عطا فرمائے۔ آمین۔معزز قارئین اس رسالہ کے تمام شمارہ جات مندرجہ ذیل لنک کے ذریعے ملاحظہ فرماسکتے ہیں۔ بذریعہ فون یا ای میل آپ کی آراء ہمارے لئے راہنمائی کا باعث ہوں گی۔ فَجَزَاكُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَآءِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔

www.ahmadiyya.mt/id-dawl

سید ذیشان اقبال

برفانی کھیلوں میں شرکت رٹو چھاؤنی وادی استور

پاک فوج کی طرف سے شمالی علاقوں میں مختلف مقامات پر سرمائی کھیلوں کی تربیت اور مقابلہ جات کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ انہی میں سے ایک مقام رٹو چھاؤنی کے نام سے موسوم ہے۔ ہمارے گروپ میں نصر بھٹی صاحب، واصل محمود صاحب، نعیم احمد صاحب، تملیذ احمد صاحب اور خاکسار (سید ذیشان اقبال) شامل تھے۔

راولپنڈی سے گلگت کی طرف قراقرم ہائی وے پر سفر کرتے ہوئے ایک مقام تھالیچی گاہ سے شاہراہ استور علیحدہ ہو کر استور شہر کی طرف مڑ جاتی ہے۔ دریائے سندھ کا پل پار کرنے کے بعد یہ سڑک دریائے استور کے ہم قدم چلتی ہے۔ تھالیچی گاہ سے استور شہر کا فاصلہ 44 کلومیٹر جبکہ گلگت شہر سے کم و بیش 84 کلومیٹر ہے۔ راولپنڈی سے استور کا فاصلہ براستہ قراقرم ہائی وے 585 کلومیٹر ہے۔

استور شہر سطح سمندر سے 8350فٹ کی بلندی پر واقع ایک ضلعی صدر مقام ہے جہاں سے چند اہم راستے مختلف سمتوں میں نکلتے ہیں۔ انہی میں سے ایک سڑک گوری کوٹ کے مقام کی طرف نکلتی ہے۔ گوری کوٹ سے ایک سڑک ترشنگ جبکہ دوسری سڑک چلم چوکی کی طرف جا نکلتی ہے۔ پر جوت کے مقام پر ترشنگ جانے والی سڑک سے ایک راستہ علیحدہ ہو کر رٹو کی طرف جانکلتا ہے۔ رٹو کا مقام اسی راستے پر واقع ہے۔ استور شہر سے رٹو گاؤں کا فاصلہ کم و بیش 33 کلومیٹر ہے۔ رٹو کا مقام وادی استور گلگت بلتستان میں موجود ہے۔ گاؤں سطح سمندر سے 8860فٹ کی بلندی پر واقع ہے۔ یہاں پر افواجِ پاکستان کی ایک اہم چھاؤنی واقع ہے جہاں پر فوجی اہلکاروں کے لیے مختلف تربیتی اور عوام الناس کے لیے تفریحی پروگرام ترتیب دیے جاتے ہیں۔ امسال پاک فوج کے زیر اہتمام سرمائی کھیلوں کا ایک میلہ منعقد کیا گیا جسے

Snow Sports Meet And Winter Gala

کا نام دیا گیا۔

ہم مؤرخہ 11فروری 2022ء کو صبح 3 بجے ربوہ سے روانہ ہوئے۔ منگلا ڈیم کی سیر اور راولپنڈی میں چند ضروری کام نمٹا کر موٹروے پر سفر کرتے ہوئے تھاکوٹ پہنچے۔ اب ہمارا سفر قراقرم ہائی وے پر تھا۔ تھالیچی گاہ کے مقام پر قراقرم ہائی وے چھوڑ کر شاہراہ استور پر سفر کا آغاز کیا۔ 12فروری کو صبح 2 بجے استور شہر پہنچے جہاں درجہ حرارت منفی 11ڈگری سینٹی گریڈ ظاہر ہو رہا تھا۔ رات ایک ہوٹل میں قیام کیا۔

ناشتے کے بعد 12فروری کو ہی صبح 10 بجے رٹو کے لیے روانہ ہوئے۔ اس مقصد کے لیے ایک جیپ ریزرو کروائی گئی۔ جیپ پر سفر کرتے ہوئے ساڑھے گیارہ بجے دادو جیل گاؤں پہنچے۔ پہاڑوں کی چوٹیوں سے وادی کی گہرائیوں تک ہر طرف گہری برف کے ڈیرے تھے۔ دادو جیل گاؤں میں جیپ کھڑی کر کے پیدل سفر کا آغاز کیا۔ یہ سفر طویل نہ تھا۔ رٹو ندی کو لکڑی کے ایک پل کے ذریعے پار کرنے کے بعد ہم رٹو چھاؤنی میں داخل ہوگئے۔ پاک فوج کے اہلکاروں نے ہمارا استقبال کیا اور بڑے شامیانے کی طرف راہنمائی کی۔

کیپٹن وقاص بھٹی یہیں موجود تھے۔ انہوں نے ہمیں خوش آمدید کہا۔ مختصر طور پر پروگرام کے بارے میں آگاہ کیا۔ کیپٹن صاحب کے مطابق یہاں پر سکینگ، سکیٹنگ، والی بال، سنو بال اور نشانہ بازی کی کھیلوں کا انعقاد کیا گیا تھا۔ انہی کی ہدایت پر ہم نے پورے علاقے کا ایک مختصر دورہ کیا۔ پاک فوج کے زیر استعمال چند ہتھیار اور سیاچن گلیشیئر پر استعمال ہونے والا سامان اور مخصوص لباس بطور نمائش رکھے گئے تھے۔ ایک طرف کوہ پیمائی اور کوہ نوردی کا سامان ترتیب دیا گیا تھا تو دوسری طرف چند قدیم برتن اور دیگر استعمال کی اشیاء بھی موجود تھیں۔ اسی طرح برفانی علاقوں میں قیام کے لیے مخصوص خیمے اور ان میں بستر بھی دکھائے گئے۔ سیاچن گلیشیئر پر قیام کے لیے استعمال ہونے والے ایگلو کا ماڈل بھی بنایا گیا تھا۔ پاک فوج کی فائرنگ رینج دیکھی جہاں پاک فوج کے اہلکاروں میں نشانہ بازی کا مقابلہ جاری تھا۔

اس مختصر دورے کے بعد پاک فوج کی طرف سے کھانا پیش کیا گیا۔ ماحضر تناول کرنے کے بعد ہماری برگیڈ کمانڈر 80برگیڈ کارگل سیکٹر محترم برگیڈیئر محمد یونس صاحب سے ملاقات ہوئی۔ کیپٹن وقاص بھٹی نے ہمارا تعارف کروایا۔ برگیڈیئر صاحب نے ہمیں خوش آمدید کہا اور پروگرام میں شرکت اور اس مقصد کے لیے طویل سفر کرنے پر ہمارا شکریہ ادا کیا۔ برگیڈیئر صاحب سے کوہ نوردی اور سرمائی کھیلوں کے موضوعات پر گفتگو ہوئی۔ برگیڈیئر محمد یونس صاحب سے 30منٹ کی اس ملاقات کے بعد ہمیں سکینگ اور سکیٹنگ کی تربیت کے لیے لے جایا گیا۔ پاک فوج کے دوانسٹرکٹرز نے ہمیں سکیٹنگ اور سکینگ کے بارے میں تفصیل سے آگاہ کیا۔

زبانی آگاہی حاصل کرنے کے بعد ہمیں عملی تجربے کی دعوت دی گئی۔ ہم نے پہلے سکیٹنگ کی۔ اس کھیل میں توازن برقرار رکھنا محنت طلب اور دشوار ہے۔ 15منٹ کی عملی کوشش میں ہم زیادہ تر پھسل کر گرتے ہی رہے۔ پاک فوج کے اہلکار اور مقامی حاضرین ہماری حوصلہ افزائی کرتے رہے۔

سکیٹنگ کے بعد ہم سکینگ (Skiing) کے لیے چلے گئے۔ یہ سکیٹنگ کی نسبت زیادہ دلچسپ اور اس میں توازن برقرار رکھنا قدرے آسان ہے۔ ابتدائی سکینگ 50 میٹر کے فاصلے سے تھی اور سلائیڈ کا زاویہ بھی آسان تھا۔ اس کے بعد 100میٹر، 150میٹر اور پھر 200 میٹر کے فاصلے سے سکینگ کی گئی۔ 200میٹر سے سلائیڈ کا زاویہ زیادہ تھا۔ سکینگ کرتے ہوئے رفتار کے حساب سے توازن برقرار رکھنا ایک خاص تکنیکی کام ہے اور آخر پر بریک کرنے کے لیے بھی پیروں کو ایک خاص شکل میں لانا پڑتا ہے۔ گروپ کے دولڑکوں نے بہت اچھی سکینگ کی۔ پاک فوج کے انسٹرکٹر نے انہیں اسی وقت پاس کر دیا اور اگلے سال پھر شرکت کی خصوصی دعوت دی۔ فَجَزَاهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ الْجَزَآء

سکیٹنگ کے بعد برف پر چلنے والی گاڑی پر ہمیں پورے علاقے کی سیر کروائی گئی۔ اب شام کا وقت ہو چکا تھا۔ کیپٹن وقاص بھٹی صاحب نے پروگرام میں شرکت پر ہمارا ایک مرتبہ پھر شکریہ ادا کیا۔ ہم نہیں الوداع کہہ کر رخصت ہوئے۔ جیپ پر سفر کرتے ہوئے واپس استور شہر پہنچے۔

کیپٹن وقاص بھٹی صاحب نے رات قیام کے لیے استور شہر میں پاک فوج کے مہمان خانے میں ہمارے قیام کا انتظام کروا دیا۔ اگلے دن ناشتے کے بعد ہم گلگت بلتستان کے دیگر علاقوں کی سیاحت کی غرض سے سفر پر روانہ ہو گئے۔

محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمارا یہ پروگرام ہر لحاظ سے کامیاب اور بامقصد رہا۔ پروگرام میں شرکت کی دعوت اور مہمان نوازی پر ہم کیپٹن وقاص بھٹی صاحب کے احسان مند ہیں۔ اسی طرح برگیڈیئر محمد یونس صاحب اور پاک فوج کے انسٹرکٹرز کے بھی شکر گزار ہیں جنہوں نے ہمارا خیال رکھا اور ہمیں سکینگ اور سکیٹنگ کی تربیت فراہم کی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطاء فرمائے۔ اس دنیا میں بھی اور اگلے جہان میں بھی۔ آمِین ثُمَّ آمِین یَارَبَّ الْعَالَمِیْن

بقیہ: فرمان خلیفۂ وقت...... از صفحہ 1

مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی زندگی کی یہ بات کر رہے ہیں۔ اور آج اللہ کے فضل سے یہ تعداد کہیں کی کہیں پہنچی ہوئی ہے) اور اعمال صالحہ بجا لاتے ہیں اور باتیں سننے کے وقت اس قدر روتے ہیں کہ ان کے گریبان تر ہو جاتے ہیں۔ میں اپنے ہزار ہا بیعت کنندوں میں اس قدر تبدیلی دیکھتا ہوں کہ موسیٰ نبی کے پیرواں سے جو ان کی زندگی میں ان پر ایمان لائے تھے ہزار درجہ ان کو بہتر خیال کرتا ہوں اور ان کے چہرہ پر صحابہ کے اعتقاد اور صلاحیت کا نور پاتا ہوں۔ ہاں شاذ و نادر کے طور پر اگر کوئی اپنے فطرتی نقص اور صلاحیت میں کم رہا ہو تو وہ شاذ و نادر میں داخل ہے۔ مَیں دیکھتا ہوں کہ میری جماعت نے جس قدر نیکی اور صلاحیت میں ترقی کی ہے یہ بھی ایک معجزہ ہے۔ ہزار ہا آدمی دل سے فدا ہیں۔ اگر آج ان کو کہا جائے کہ اپنے تمام اموال سے دستبردار ہو جاؤ تو وہ دستبردار ہو جانے کے لئے مستعد ہیں۔ پھر بھی مَیں ہمیشہ ان کو اَور ترقیات کے لئے ترغیب دیتا ہوں اور ان کی نیکیاں ان کو نہیں سناتا مگر دل میں خوش ہوتا ہوں‘‘

(سیرت المہدی۔ حصہ اوّل صفحہ 165 ایڈیشن دوم مطبوعہ 1935ء)

(خطبہ جمعہ فرمودہ 23 ستمبر 2005ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

تعارف کتب

سفرنامہ حج

(مصنفہ نبیلہ رفیق)

تعدادصفحات: 271 بمع رنگین تصاویر و نقشہ جات

سن اشاعت: 2020ء

مکرمہ نبیلہ رفیق فوزی کا نام اردو ادبی دنیا میں نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔مصنفہ نے شاعری اور نثر کے ذریعے اپنا نام پیدا کیا۔مختلف موضوعات پر جماعتی اور غیر جماعتی اخبارات اور رسائل میں مضامین اور سفرنامے تحریر کر چکی ہیں۔ ان کی نئی تصنیف ’’سفرنامہ حج‘‘ ہمارے سامنے ہے۔ یہ سفر نامہ ایک ضخیم کتاب کی شکل میں منظرِعام پر آیا ہے. خوبصورت سرورق والی اس کتاب کو ہاتھ میں لیتے ہی نظریں اس پر جم جاتی ہیں، کیونکہ انتہائی خوبصورت رنگ کے امتزاج والے سرورق پر بنا بیت اللہ، نظروں کو اپنے سحر میں جکڑ لیتا ہے۔

اور کتاب کو پڑھنے کے بعد ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس تصنیف میں حج بیت اللہ اور روضہ رسولؐ کی زیارت کے موضوع پر لکھے گئے سفر ناموں میں اپنا ایک الگ مقام پیدا کرنے کی تمام خصوصیات موجود ہیں۔

یہ کتاب عام مروجہ کتاب کے سائز کی نسبت لمبائی اور چوڑائی دونوں اطراف سے بڑھا ہے۔ کیونکہ اس میں بیت الحرام کے علاوہ ارضِ حجاز کے مقدس مقامات کے نقشہ جات بھی شامل ہیں۔ نبیلہ رفیق کو 2014 ء میں حج کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ چونکہ حجِ اکبر سے پہلے مصنفہ کو اپنے خاندان کے ساتھ تین عمرے ادا کرنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی تھی۔ اسلئے اس کتاب میں حج کے سفر سے پہلے عمرے کے سفر اور زیارتوں کا بیان بھی تفصیل سے کیا گیا ہے۔ اس کتاب میں سرزمینِ حجاز میں گزرے ہوئے ہر لمحے کو الفاظ میں قید کر کے صفحہ قرطاس پر موتیوں کی مانند بکھیر دیا ہے۔ اس سے پہلے بھی بہت سے قلم کاروں نے سفرنامے حجاز لکھے ہیں جو شہرت کی منازل طے کر چکے ہیں۔ مگر نبیلہ رفیق صاحبہ کا یہ لکھا ہوا سفرنامہ اپنی مثال آپ ہے۔ یہ محض سفرنامہ ہی نہیں بلکہ اس میں مناسکِ حج کی تمام تفصیل موجود ہے۔ اور تمام مقامات مقدسہ اور شعائر اللہ کی دیدہ زیب تصاویر سمیت ہر ایک کے ساتھ اس کے تاریخی حقائق بھی تحریر ہیں۔جنہیں پڑھ کر تاریخ کا طالبِ علم سمجھ سکتا ہے کہ یہ سب کچھ، تاریخی اور جغرافیائی اعتبار سے بہت چھان بین کر کے لکھے گئے ہیں۔

کتاب کے چار حصے

پہلے حصے سے قبل ’’عرضِ حال‘‘ کے عنوان سے ارضِ حجاز کے متعلق اپنی ذاتی کیفیت کو بیان کیا ہے کہ کیسے بچپن کی خواہش پوری ہونے پر اللہ تعالیٰ کی حمد سے دل بھر بھر جاتا تھا۔ پھر اس کے ساتھ ہی اپنے ہی لکھے ہوئے حمد یہ اشعار شامل کئے ہیں۔ اسکے علاوہ پہلے حصے میں ’’فلسفہ حج‘‘ پر ایک پُر معانی اور معلوماتی مضمون قرآن وسنت کی روشنی میں تحریر کیا ہے۔

پہلے حصّے میں۔ اوسلو سے سفر کر کے ترکی میں دس بارہ گھنٹے کے قیام کے دوران سلطنتِ عثمانیہ کی استنبول میں مایہ ناز ’’نیلی مسجد‘‘ کا حال اور پھر استنبول سے ارضِ حجاز کی طرف روانگی اور وہاں پہنچنے کا سب حال مکمل تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

دوسرے حصّے میں۔ حج سے پہلے عمرہ کی تفصیل اور دونوں عمرہ جات کی تمام تفصیل درج ہے جو انہوں نے اپنے خاندان کے ساتھ 2002ء اور 2009ء میں ادا کئے تھے۔

تیسرے حصّے میں۔ حج کے بقیہ مناسک کی مفصل تفصیل درج ہے۔ ایک ایک بات، ایک ایک واقعہ، مختلف لوگوں اور اقوام کے مشاہدے، خصوصی طور پر ایرانی قوم جن کے ساتھ ان کا تعلق تقریباً پندرہ دن رہا کیونکہ حج کروانے والی کمپنی ایرانی تھی لہذا یہ سب باتیں ایک قاری کے لئے ایک انتہائی دلچسپی کا موجب بنتی ہیں۔

کتاب کا چوتھا حصہ۔ مکّہ سے جدا ہو کر مدینہ منورہ کی طرف سفر، مسجدِ قبا، مسجد نبوی، اور دوسرے تمام مقامات کی سیر اور پھر واپسی کا حال درج ہے۔ اس میں ایک بات جو قاری کو پڑھ کر زیادہ مزا آتا ہے۔ وہ حج کے سفر سے پہلے ادا کردہ دو عمرہ جات کی چھوٹی چھوٹی یادیں اور باتیں تحریر ہیں۔

ہمارے ہاں دو شخصیتیں ایسی ہیں جنہوں نے اس سفر نامہ کے متعلق اپنے اپنے جذبات کا اظہار کیا ہے۔ ان میں سے ایک اسکینڈے نیویا کے سب سے پہلے مبلغ انچارج جناب سیّد کمال یوسف ہیں اور دوسرے صاحب قادیان کے باسی جناب خورشید احمد خادم ہیں۔ ان کے خیالات حاضر خدمت ہیں۔

مکرم کمال یوسف تحریر کرتے ہیں:۔

محترمہ نبیلہ رفیق کے رشحاتِ قلم سے 271 صفحات بمعہ رنگین تصاویر اور نقشہ جات پر مشتمل اُردو زبان میں حج نامہ منظرِعام پر آیا ہے اس سفر نامے میں مناسکِ حج اور عمرہ کی حسبِ توفیق ادائیگی میں پیش آمدہ مجاہدات کے دوران ان کے دل ودماغ پر کیا گزری، ان کی فکری اور روحانی واردات کے جابجا دلچسپ تذکرے، روضہ اقدس اور حرمین شریفین کے مقدس مقامات اور متبرک زیارتوں کے روح پرور تعارف اور ہر قدم پر مستند اور مصدقہ تاریخی معلومات کا بیان اور تبصرے اور اس کے علاوہ ہر قاری کے لئے حسبِ استعداد اور ضرورت کے مطابق معلومات موجود ہیں۔ الغرض حرمین شریفین کے روحانی سفر کے مقدس بیان میں یہ کتاب، محترمہ نبیلہ رفیق کی ایک قابل تحسین قلمی کاوش ہے جزاکم اللہ۔

مصنفہ چونکہ شاعرہ بھی ہیں اس سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے کتاب کے شروع اور آخر میں حمدِ باریتعالیٰ، اور نعتِ رسول مقبولؐ لکھ کر کتاب کا مزہ دوبالا کر دیا ہے۔

قادیان سے مکرم خورشید احمد خادم لکھتے ہیں:۔

نبیلہ رفیق صاحبہ کی یہ کتاب صرف سرسری نظر سے پڑھنے والی نہیں بلکہ اس میں آقائے دو جہاں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ سے حقیقی محبت وعشق کا ایسا اظہار ہے جو قاری کو عرصہ تک ایک عجیب سی سرشاری کی کیفیت میں چھوڑ دے گا۔ کسی بھی فن پارے کی گہرائی میں جانا اور جوہر

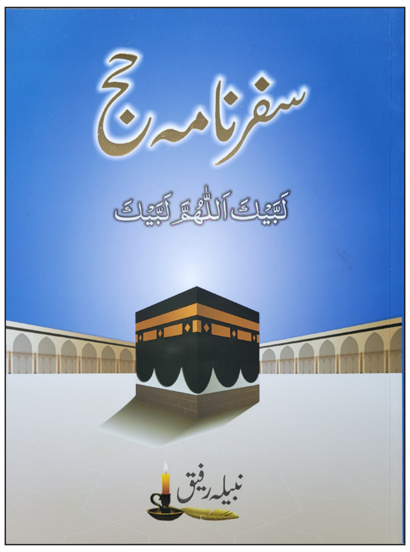

تلاش کرنا صبر آزما کام ہے جس کیلئے وقت اور ہمت دونوں درکار ہیں۔ایک اور قابل ذکر بات یہ ہے کہ خوبصورت زبان کا استعمال کیا گیا ہے جو کہ موصوفہ کی تحریرات کی بڑی خوبی ہے۔سفر حج کے دوران آپ نے ایک ایک لمحے کی کیفیات کو اپنے قلب کی گہرائیوں میں اتار لیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ جو قلبی کیفیات متغیر ہوتی رہی ہیں ان کو بڑے ہی خوبصورت انداز میں اس کتاب کی شکل میں قاری کے سامنے پیش کیا ہے۔

نمونتاً کتاب میں سے ایک پیراگراف حاضر ہے۔ جو بیت اللہ کو پہلی مرتبہ دیکھنے کے وقت ان کے قافلے کی کیا حالت ہوئی؟

وہ لکھتی ہیں ’’صحنِ کعبہ میں داخل ہوتے ہوئے اتنے حواس باختہ تھے کہ جغرافیائی صورتِ حال کی کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی۔ دل پر اتنی ہیبت طاری تھی کہ سمجھ نہیں آتی تھی کہ کس سمت دیکھنا ہے۔ ہر طرف سفید برف سے کپڑے پہنے ہزار ہا انسان ادھر سے اُدھر آ جا رہے تھے۔ عالم یہ تھا کہ جسم لرز لرز کر گرنے کو تھا۔نظریں اور گردنیں ادھر اُدھر گھمانے کی ہمّت نہیں تھی۔

جیسے سب پر ایک طلسماتی کیفیت ہے۔اس پہلی زیارت میں ہمارا قافلہ چھ لوگوں پر مشتمل تھا جس میں....ہر کوئی مہر بلب ہے، ایک دوسرے کے دل کی کیا کیفیت ہے، کوئی نہیں جانتا، کسی کی کیا! اپنی کیفیت کا خود بھی پتہ نہیں۔ دل میں ایک خوف ہے، جسم پر لرزہ طاری ہے کہ ہماری نظریں اس چہار دیواری کو کیسے دیکھ سکیں گیں۔ پھر نظر جا ٹکی اس پر جس کی خاطر بی بی ہاجرہ اپنے معصوم بچے کو اس بیابان میں لئے بیٹھی رہیں۔ ہم سے تقریباً تیس میٹر دور خدائے عزّ وجل کا گھر دکھائی دے گیا۔ جو بیچ صحن میں پوری آب وتاب کے ساتھ کھڑا تھا......ہیبت جلال اور دبدبے سے پُر، سیاہ غلاف میں ملبوس، پہلی مرتبہ بالکل پہلی مرتبہ خانہ خدا کو دیکھنے کا تجربہ بہت لرزا دینے والا ہے۔ ہمارے منہ کھلے ہوئے تھے، جسم ایک دم جیسے ساکت ہو گئے۔ میں نے اپنے دونوں بیٹوں کو کاندھوں سے پکڑ کر ان کے رُخ اس جانب کئے اور نہ جانے کتنی ہی دیر ہم سب لرزتے جسموں کے ساتھ اپنی اپنی جگہوں پر ساکت بُت بن کر کھڑے حضرت ابراہیمؑ کی بنائی ہوئی اس چہار دیواری کو دیکھتے رہے جب تک کہ پیچھے سے آنے والے ریلے نے دھکّا نہ دے دیا۔تب جا کر احساس ہوا کہ آنسوؤں نے ہمارے دامن تک بھگو ڈالے ہیں۔

مصنفہ سے اس ای میل پر رابطہ کیا جا سکتا ہے:

nabila-shaheen@hotmail.com

آج کی دعا

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهُ دِقَّهُ، وَجِلَّهُ، وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ (صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ باب مایقال فی الرکوع والسجود، حدیث: 483)

ترجمہ: اے اللہ! میرے سارے گناہ بخش دے۔ چھوٹا اور بڑا اور پہلا اور آخری اور ظاہری اور پوشیدہ۔

یہ سید ومولیٰ، مقدس الانبیاء، پیارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی جامع دعائے مغفرت ہے۔حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے سجدہ میں یہ دعا فرمایا کرتے تھے۔

مرسلہ: مریم رحمٰن

DAILY LONDON ALFAZL ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
ANDROID APP ON Google play
اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ابن ایف آر بسمل

کتاب مبین اور کتاب مکنون

از افاضات حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ

سورۃ المائدہ، یوسف، الحجر، الشعراء، النمل، القصص، الزخرف، الدخان میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو ’’کتاب مبین‘‘ یعنی کھلی کتاب قرار دیا ہے اور سورۃ الواقعہ میں ’’کتاب مکنون‘‘ یعنی چھپی ہوئی کتاب قرار دیا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے دورہ مغرب 1400ھ کے دوران لندن میں الحجر آیت 2 اور الواقعہ آیات 78-81 کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا

’’ان آیات میں بیک وقت دو دعوے کئے گئے ہیں۔ایک یہ کہ قرآن کریم ’’کتاب مبین‘‘ ہے اور دوسرے یہ کہ قرآن کریم ’’کتاب مکنون‘‘ ہے۔

اور یہ دونوں باتیں صحیح ہیں وہ اس لئے کہ قرآن جس زمانہ کی ضرورتیں پوری کرتا ہے ان کی رو سے وہ ’’قرآن مبین‘‘ ہے اور آگے چل کر آئندہ زمانہ کے جو مسائل قرآن حل کرے گا ان کے لحاظ سے وہ ’’کتاب مکنون‘‘ ہے‘‘

(دورہ مغرب 1400ھ صفحہ 273)

کتاب مکنون

خلافت کے ابتدائی دنوں میں آپ نے مستورات میں درس دیئے 28 مئی 1966ء کے (غیر مطبوعہ) درس میں فرمایا

’’قرآن کریم کے معانی کا نزول قیامت تک کے مسائل کو حل کرنا تھا اس لئے ضروری تھا کہ یہ ’’کتاب مکنون‘‘ ہو ورنہ انسان کا دماغ اس کی برداشت نہ کرسکتا‘‘

ایک اور جگہ فرمایا ’’یہ قرآن فی کتاب مکنون پردوں میں چھپی ہوئی محفوظ کتاب کے اندر ہے اس کی ہدایتیں غطاء (پردے) کے اندر ہیں مکنون کے معنے ہیں وہ چیز جو ایسے پردے یا مکان میں رکھی جائے جس میں اس کی پوری حفاظت ہو سکے‘‘

(قرآنی انوار (خطبات) صفحہ 9)

لَا یَمَسُّہٗۤ اِلَّا الۡمُطَہَّرُوۡنَ

یہ فی کتاب مکنون کے ساتھ جڑی ہوئی آیت ہے ’’کہ خدا تعالیٰ ہر زمانہ میں ایسے بندے پیدا کرتا رہے گا جن پر وہ اس کتاب کے نئے معارف ظاہر کرے گا اور ان نئے معارف کی روشنی میں نئے مسائل کو حل کرتے چلے جائیں گے ہر صدی میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو خدا سے علم حاصل کر کے نئے مسائل حل کریں گے‘‘

(دورہ مغرب 1400ھ صفحہ 273)

اس زمانے میں لَا یَمَسُّہٗۤ اِلَّا الۡمُطَہَّرُوۡنَ کے مصداق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بروز اور ظل کامل آخری دس صدیوں کے مجدد مثیل ابن مریم اور آگے ان کے خلفاء ہیں

کتاب مکنون اور مستقبل کے مسائل

’’اس دورہ میں مجھ سے سوال کیا گیا کہ کیا یورپ قرآن کی تعلیم کو قبول کرے گا؟ میں نے جواب دیا تم لوگ مسائل پیدا کر رہے ہو مسائل پر مسائل جمع ہو رہے ہیں ان کا حل تمہارے پاس نہیں ہے وقت آئے گا کہ مسائل کے انبار سے گھبرا کر تم ان کا حل تلاش کرو گے اور جب کہیں سے بھی ان کا حل تمہیں میسر نہیں آئے گا تو تمہیں قرآنی تعلیم کی طرف آنا پڑے گا اور جب یہ زندہ کتاب تمہارے مسائل حل کر دکھائے گی تو پھر کوئی روک باقی نہیں رہے گی اس وقت تم پورے انشراح اور بشاشت کے ساتھ اسلامی تعلیم کو قبول کرو گے‘‘

(دورہ مغرب 1400ھ صفحہ 274)

خلیفہ وقت کا اہم ترین کام

’’خلیفہ وقت کا سب سے بڑا اور اہم کام یہی ہوتا ہے کہ وہ قرآن کریم کی تعلیم کو رائج کرنے والا ہو اور نگرانی کرنے والا ہو کہ وہ لوگ جو سلسلہ حقہ کی طرف منسوب ہونے والے ہیں کیا وہ قرآن کریم کا جوءا اپنی گردنوں پر رکھنے والے ہیں؟ اور اس سے منہ پھیرنے والے نہیں، بلکہ اس کی پوری پوری اطاعت کرنے والے ہیں‘‘

(قرآنی انوار (خطبات) صفحہ 17)

خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی نصیحت

’’قرآن کریم کو اس غرض سے پڑھا کریں کہ اس وقت ہمیں، ہمارے ملک اور دنیا کو جو مسائل درپیش ہیں قرآن ان کا کیا حل پیش کرتا ہے اگر (نعوذ باللہ) یہ مسائل کا حل پیش نہ کرے تو یہ ایک زندہ کتاب نہیں مردہ کتاب ثابت ہو گی

پس عاجزانہ دعاؤں کے ذریعہ خدا سے علم حاصل کریں اور پھر قرآن کو پڑھیں اور اس پر غور کریں خدا تعالیٰ زمانہ کی ضرورت کے مطابق نئے معارف کھولتا چلا جائے گا......

پس آپ لوگ اپنے آپ کو لا شئ محض سمجھیں عاجزانہ دعاؤں کے ذریعے خدا سے مانگیں اور پائیں

اگر آپ عاجزانہ دعائیں کرتے ہوئے اس کی طرف جھکیں اور قرآن مجید پر غور کریں گے تو خدا تعالیٰ نئے معارف آپ پر کھولے گا اور اس زمانہ کے مسائل کے حل آپ کو بتائے گا‘‘

(دورہ مغرب 1400ھ صفحہ 274)

قرآن کتاب رحماں سکھلائے راہ عرفاں
جو اس کے پڑھنے والے ان پر خدا کے فیضاں

(درثمین)

چھوٹی مگر سبق آموز بات

مسکرانے پر ثواب

مسکرا کر بات کرنا نیکی میں شامل ہے۔آنحضرت صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں کہ کہ اگر تم اپنے ملنے والوں کو مسکراتے ہوئے چہرے سے مل کر ان کے دل کو خوش کرو تو یہ تمہارا ایک نیک خُلق ہو گا اور تمہیں خدا کے حضور ثواب کا مستحق بنائے گا۔ اسلام ایک ایسا حسین مذہب ہے کہ مسکرا کر بات کرنے والے کو بھی ثواب کا حق دار قرار دیتا ہے۔ اس لیے کوشش کیجیۓ کہ ہمیشہ مسکراتے رہیں۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے بھی ایک دفعہ فرمایا تھا کہ ہمیشہ مسکراتے رہو، دنیا تمہارے چہروں سے مسکراہٹوں کو نہیں چھین سکتی۔

مرسلہ: ناصرہ احمد۔کینیڈا

04 مئی 2022ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		04:26	18:47
مدینہ منورہ		04:20	18:53
قادیان		04:11	19:11
ربوہ		03:51	18:50
اسلام آباد ٹلفورڈ		04:01	20:30

فقہی کارنر

مجدد دین ضرورتِ وقت کے مطابق آتے ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

’’مجدد دین جو آیا کرتا ہے وہ ضرورتِ وقت کے لحاظ سے آیا کرتا ہے نہ استنجے اور وضو کے مسائل بتلانے‘‘

(الحکم 19 مئی 1899ء صفحہ 4)

(داؤد احمد عابد۔استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)